"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

فتح ۱۳۵۷، صلح ۱۳۵۸ ھش ، دسمبر ۱۹۷۸ء جنوری ۱۹۷۹ء

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم اے

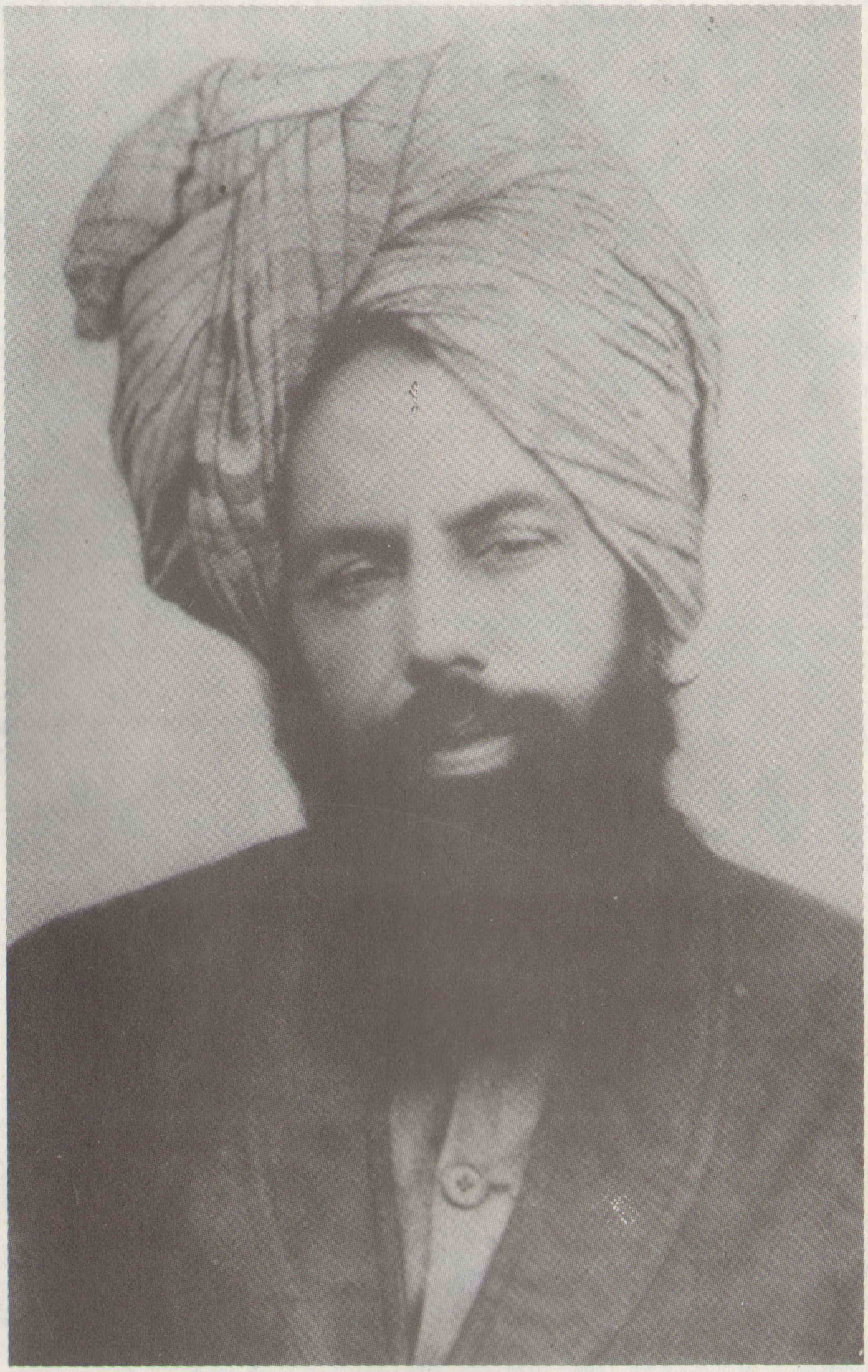

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۳۵ - ۱۹۰۸

مَیں وُہ پانی ہُوں کہ آیا آسمان سے وقت پر

مَیں وُہ ہُوں نُورِ خُدا جس سے ہُوا دِن آشکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالنامہ

فتح ۱۳۵۷ ہش
صلح ۱۳۵۸ ہش

دسمبر ۱۹۷۸ء
جنوری ۱۹۷۹ء

مُدیرِ اعلیٰ

نُورالدّین منیر ایم۔اے

اذکارُ التحریر

بشارت احمد بشیر ایم۔اے
محمد شفیق قیصر شاہد

بدلِ اشتراک

پاکستان :- پانچ روپے
سالنامہ :- دو روپے

ترتیب

- تحریکِ جدید کا سالنامہ
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض
- ہمارے قارئینِ کرام کی رائے
- نائیجیریا کے مشرقی علاقہ میں اسلام کا نفوذ
- "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
- آپ کے سوالات اور ان کے جوابات
- مسئلۂ شفاعت
- حضرت ابراہیم علیہ السلام راستباز نبی تھے
- حضرت مسیح علیہ السلام کا مخفی دورِ حیات
- کاروانِ اسلام
- مجلسِ انصار اللہ کا اہم دَور
- کینیا کے قاضی القضاۃ کا فتویٰ
- نظمیں

پبلشر:- عبداللطیف خان ۔ پرنٹر:- سیّد عبدالحی
مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید
دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ
رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶ ۔ فون نمبر ۶۷۸
کتابت:- حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۴/۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۲/۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح ۱۳۵۷ ہش
صلح ۱۳۵۸ ہش
دسمبر ۱۹۷۸ ء
جنوری ۱۹۷۹ ء

اداریہ

تحریکِ جدید کا سالنامہ

نور الدین منیر ایم۔اے

تحریکِ جدید کا سالنامہ قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام سے ایک اقتباس دیا گیا ہے جس میں حضورؑ نے اپنی بعثت کی غرض، احیائے اسلام اور اقامتِ شریعت بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حضور سے تعاون فرمائیں نہ کہ مخالفت۔ اس کے بعد سلسلہ کی تبلیغی جدّ و جہد کی ایک تصویر اور چند ایک علمی و تحقیقی مضامین پیش کئے گئے ہیں۔ ہماری تبلیغی جدّ و جہد تو اب بفضل اللہ تعالیٰ ساری دُنیا پر محیط ہے اور کُل آبادیوں پر مؤثر ہے جس کی تفصیل کے لئے تو ضخیم کتابیں درکار ہیں۔ یہاں صرف ملکِ نائیجیریا میں تبلیغی جدّ و جہد کا ایک مختصر سا نقشہ پیش کیا گیا ہے اور وہ بھی زمانہ حال کا۔ ورنہ نائیجیریا میں احمدیت کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کی تاریخ تو کافی قدیم ہے اس ملک میں اور اس کے ساتھ ملے ہوئے ممالک غانا اور سیرالیون میں احمدی مجاہدین نے ۱۹۲۱ء میں اسلام کے تبلیغی مشن قائم کر دیئے تھے۔ سابقون الاوّلون میں سے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر، حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی اور حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشّر کے نام نامی رہتی دُنیا

تک یاد رہیں گے۔ انہوں نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے ان ممالک میں اسلام کے پودا کو سینچا ہے۔ یہ انکی بے پوث خدمات کا نتیجہ ہے کہ اب ان ممالک میں لاکھوں احمدی مسلمان ہیں۔ سینکڑوں سکول اور مساجد ہیں اور درجنوں ہسپتال۔ بیسیوں مبلغین اور ڈاکٹرز لوگوں کی خدمات پر مامور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل نائیجیریا میں مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج ہیں۔ انہوں نے اپنے مضمون میں بتایا ہے کہ کہاں کہاں نئے مشن جاری کئے گئے ہیں۔ کہاں نئی مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ کہاں مقامی لوگوں میں احمدیت و اسلام میں دلچسپی بڑھ رہی ہے اور احمدیت کی تبلیغی مہم میں روڑے اٹکانے والے لوگ کس طرح ناکام ہو رہے ہیں۔ انگریزی حصہ میں مکرم جناب عبدالوہاب صاحب آدم کا مضمون ہے جس میں انہوں نے غانا میں احمدیت کی ترقی کا ایک مختصر خاکہ دیا ہے۔ محترم عبدالوہاب صاحب غانا کے ہی فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ ربوہ آئے اور احمدی مشنری ٹریننگ کالج میں شاہد کی ڈگری لی اب وہ اپنے ملک میں امیر جماعت ہائے احمدیہ اور مشنری انچارج ہیں۔ انکی بڑی مہربانی ہے کہ ہماری خواہش پر بڑے قلیل وقت میں انہوں نے حالات مرتب کر کے بھجوا دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اِن مضامین کے علاوہ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے کا بھی ایک مضمون ہے۔ انہوں نے مغربی افریقہ کے ممالک کے علاوہ جزائر فجی میں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ ان کی ساری عمر تبلیغی مہمات میں گذری ہے۔ وہ اپنے مضمون میں فجی کے دُور دراز علاقوں میں احمدیت کے نفوذ کا حال بتاتے ہیں خصوصاً اس خطہ کا جو زمین کے بیچوں بیچ گذرتا ہے اور جس کی نشان دہی وہ فجی کے ایک گاؤں میں کرتے ہیں۔ اس گاؤں میں بھی احمدیت پھیل چکی ہے اور اِس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کمال شان سے پُورا ہوا ہے۔ وہ اپنے مضمون میں بتاتے ہیں کہ اس گاؤں میں احمدیت کِس طرح پہنچی۔

اِن مضامین کے علاوہ مستقل فیچر "کاروانِ اسلام" میں بھی مختلف تبلیغی حالات دیئے گئے ہیں۔

عِلمی مضامین اسلام کے متعلق بعض سوالات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ چند ایک سوالات کے جواب گذشتہ شمارہ میں دیئے گئے تھے اور اِس مرتبہ ختمِ نبوت، رفع عیسیٰ اور شفاعت کے مسائل پر محترم جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ اور محترم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے ہمیں اپنے نہایت قیمتی مضامین سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ امید ہے کہ انہیں پڑھ کر قارئین کے اطراف اندوز ہوں گے اور ان کی طبیعت ان مضامین کے مختلف پہلوؤں پر اَب تشنگی محسوس نہ کرے گی۔ انگریزی حصہ میں کفارہ کے مسئلہ پر اسلامی تعلیم پیش کی گئی ہے۔

اِن مضامین کے علاوہ آیتِ قرآنی بل فعلہ کبیرھم ھٰذا فسئلوھم ان کانوا ینطقون کی تفسیر کا موازنہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ گذشتہ شمارہ میں آیت صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغہ کی تفسیر کا موازنہ پیش کیا گیا تھا۔ غرض ایسے مضامین سے اُس غلط فہمی کو دُور کرنا ہے جو ہمارے متعلق پیدا کی جارہی ہے کہ ہم قرآن شریف کی غلط تفسیر بیان کرتے ہیں۔ موازنہ پیش ہے قارئینِ کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ کونسی تفسیر بامعنی اور قابلِ قبول ہے اور کونسی غلط۔ یہ موازنہ محترم جناب مولانا غلام باری صاحب سیف نے مرتّب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ اِس مضمون کے پڑھنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ بعض مفسّرین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حدیث کذب کو آپ کے متعلق قرآنی آیت کان صدّیقاً نبیّاً پر ترجیح دی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس حدیث کو وضعی قرار دیا ہے اور اِس اصول کو حتمی قرار دیا ہے کہ جو حدیث قرآن شریف سے ٹکرائے گی اسے درست قرار نہیں دیا جائے گا۔

اِس وقت کوئی مانے یا نہ مانے ایک دن تو انہیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ اسلام کی صحیح تعبیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے ہی کی ہے۔ اس کے خوبصورت چہرہ پر مرورِ زمانہ سے بڑے بدنما داغ اُبھر آئے تھے آپ نے وہ سب دھو ڈالے اور ایسا علمِ کلام پیش کیا کہ جس سے اسلام میں وہی حُسن اور وہی تازگی پیدا ہو گئی جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت وجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ودیعت کر دی تھی۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ وبارک وسلم۔

ایک تحقیقی مضمون بعنوان "حضرت مسیح علیہ السلام کا مخفی دَورحیات" بھی قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ مضمون نگار محترم شیخ عبدالقادر صاحب کو امسال لندن کانفرنس میں شرکت فرمانے اور وہاں مقالہ پیش کرنیکی سعادت حاصل ہوئی۔ مسیح کی زندگی کے بارہ میں نئی تحقیق کے بعد دُنیا کے سامنے یہ سوال پیش ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد مسیح کی زندگی پر اخفاء کا پہلو کیوں حاوی رہا۔ تحقیق کرنے والوں کو اِس مخفی گوشے کی بھی نقاب کشائی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے محترم شیخ صاحب کو کہ انہوں نے اِس اہم سوال کا جواب اِس شمارہ میں پیش کیا ہے۔

منظوم حصّہ کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت المصلح الموعودؓ اور حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے چند ایک اشعار پیش کئے گئے ہیں ان میں اسلام کی سربلندی کا پیغام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات بھی۔ یہ کلام دلوں کا سہارا ہے۔ باقی نظمیں بھی نہایت پاکیزہ جذبات کی حامل اور ولولہ خیز ہیں۔ مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب کی نظم بعنوان "مطلعِ انوار" آپ نے خود پہلی بار انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں پڑھی تھی۔ آپ کے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضورؑ کے اپنے الفاظ میں

"میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے۔ اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباعِ نبویؐ میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور ان کو اس علمی و عملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے۔ مَیں اِس بات کا دعویٰ نہیں کرتا کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایۂ علوم کسبیہ ہے بلکہ مَیں اپنی ہیچمدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے مَیں اِس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور اُمّی کو خود خداوند کریم نے اپنے کنارِ تربیت میں لے لیا اور ان سچّی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر مَیں تمام غور و فکر کرنے والوں سے ہمیشہ زیادہ غور و فکر کرتا رہتا اور بایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز پہنچ نہ سکتا۔ مَیں اس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شُکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوشِ اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اِس قدر بخشا ہے کہ اگر اِس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ مَیں اِس دُنیا کے لوگوں سے تمام امّیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امّیدیں نہایت قوی ہیں۔ سو مَیں جانتا ہوں کہ اگرچہ مَیں اکیلا ہوں مگر پھر بھی مَیں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ رُوح ملی ہے کہ دُکھ اُٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجا لاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے مَیں رُک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اس کے الہامی احکام کو بنظرِ استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ ان مقدّس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اِسی خدمت میں صَرف ہو۔ اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو ورنہ اگر انسان ساری دُنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اس قدر وسعتِ معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دُنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں وہ سب عیش

اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جسکی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔

مَیں افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اکثر علماء کی توجہ اکثر ظاہری اور پست اور موٹے خیالوں کی طرف کھنچی ہوئی ہے اور وہ ان باریک حقیقتوں کو سمجھتے نہیں کہ جو خداوند کریم نے کتابِ عزیز میں رکھی ہیں اور جو ہمارے سیّد وہادی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ وہ ایسے عارف کو جو خدا تعالیٰ سے معارفِ حکمیہ کا انعام پاوے اور ان دقائق کو کھولے جو ضرورتِ وقت نے ان کا کھولنا فرض کر دیا ہے۔ زندیق اور ملحد اور محرّف اور دین سے برگشتہ قرار دیتے ہیں۔ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ حقیقتوں سے اکثر ناواقف اور صرف ظاہر اور مجاز پر قناعت کرنے والے ہیں اور اُس سرورِ حقیقی کی طرف اُن کی طبیعتوں کو میل ہی نہیں اور نہ کچھ مناسبت ہے جو اسرارِ غامضہ پر اطلاع پانے سے حقّانی عارفوں کو حاصل ہوتا ہے۔ مشرقی بُت پرستی کا اثر اگرچہ کَمَا ھُوَ ھُوَ تو ان پر پڑا نہیں مگر پھر بھی ان کے دلوں میں وہم پرستی کے ایسے بُت مخفی ہیں کہ وہ قبلۂ حقیقت تک پہنچنے سے سدِّ راہ ہو رہے ہیں۔ مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ ان بُتوں کے توڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور مَیں کسی دلیل سے شُبہ نہیں کر سکتا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ان بُتوں کو بکلّی توڑ دیا جاوے اور خدا پرست لوگ گم گشتہ حقیقتوں کو پھر پا لیویں۔ خدا تعالیٰ جو تمام بھیدوں سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ حقیقتِ اسلامیہ سے دُور جا پڑے ہیں اور حقانیّت کی مبارک روشنی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔

اب اتمامِ حُجّت کے لئے مَیں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اُسی کے موافق جو ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دُنیا کو غفلت اور کُفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دُنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچّائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیّت اور نیچریّت اور اباحت اور شرک اور دہریّت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سو اے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔ کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابلِ برداشت زخم ہمیں اُٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اِس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے۔ کس قدر عیسائیوں میں جا ملے۔ کس قدر دہریہ اور طبیعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید اور سُنّت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے رَدّ کے لئے کتابیں لکھی گئیں اور دُنیا میں شائع کی گئیں۔ سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اب ضرورت تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اِس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا۔ اگر ضرورتھا تو دانستہ الٰہی نعمت کو رَدّ مت کرو اور اس شخص سے منحرف مت ہو جاؤ جس کا آنا اِس صدی پر اس صدی کے مناسبِ حال ضروری تھا اور جس کی ابتداء سے نبی کریمؐ نے خبر دی تھی اور اہل اللہ نے اپنے الہامات اور مکاشفات سے اس کی نسبت لکھا تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱ تا صفحہ ۲۵۳)

اداریہ ——— بقیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاوہ سالنامہ کو جناب مبشر احمد صاحب راجیکی، جناب عبدالمنان صاحب ناہید، جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسّم ایم۔اے۔پی ایچ ڈی، جناب عبدالکریم صاحب قدسی، جناب آفتاب احمد صاحب بسمل، جناب فیض چنگوی صاحب، جناب احسن اسمٰعیل صاحب، جناب محمد صدیق صاحب امرتسری، جناب شبیر احمد صاحب، اور جناب قیس یمانی صاحب نجیب آبادی نے اپنی نظمیں بھجوائی ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سالنامہ کو قارئینِ کرام کے لئے مفید بنائے۔ اسے جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا جا رہا ہے۔ لاکھوں احباب جلسہ سالانہ کی رُوحانی اور علمی برکات سے مستفید ہوں گے اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سالنامہ بھی احباب کیلئے مفید اور بابرکت ہو۔ آمین یاربّ العٰلمین۔

اِس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ رسالہ احباب میں مقبول ہو رہا ہے اور قارئین کی دلچسپی بڑھ رہی ہے چنانچہ گذشتہ شماروں میں بعض قارئینِ کرام کی رائے پیش کی جا چکی ہے اِس پرچہ میں جناب جواد رشید خان صاحب ایم۔اے۔ ایل ایل بی۔ ڈی ایل ایل۔ ایڈووکیٹ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور و جناب ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قمر پی ایچ ڈی CANADA WISCONSIN کی آراء پیشِ خدمت ہیں۔

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید و وکیل التبشیر تیرہ ۱۳ سال تک بحیثیت نائب صدر و صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کام کرتے رہے۔ ان کے صدارت کے دَور کے بارہ میں ایک مضمون قارئین کی خدمت میں پیش ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جیسا کہ خود صاحبزادہ صاحب نے اپنے الوداعی ایڈریس میں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں آخری سانس تک احمدیت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قارئینِ کرام کی رائے

اِس وقت اکتوبر ۱۹۷۸ء کا پرچہ میرے سامنے ہے الحمد للہ کہ ماہنامہ آپ کے زیرِ ادارت ظاہری و باطنی اوصاف کے ساتھ ترقی اور ایک روشن مستقبل کی طرف گامزن ہے۔ تحریکِ جدید کا یہ سرورق اور طباعت و کاغذ بہت دلکش رہی، جزاکم اللہ۔ اور پھر موجودہ دور میں ایسا علمی خزانہ صرف چند پیسوں میں مہیا کر کے آپ نئی نسل کی جس رنگ میں خدمت کر رہے ہیں وہ اپنی نوعیت میں واحد ہے۔ پھر سلسلہ کے ان نامور مبلغین کے واقعات جو کہ تاریخِ اسلام و احمدیت کی درخشندہ مثالیں ہیں ان کو ضبطِ تحریر میں لا کر ایک خلاء کو پُر کر رہے ہیں۔ کاروانِ اسلام کے عنوان سے ایسی رپورٹیں شائع کی ہیں جن سے ایمان و رُوح کو تازگی پہنچتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بیش از بیش اعلیٰ ترین رنگ میں خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار جواد رشید خان
ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ ایل ایل ڈی۔
ایڈووکیٹ۔ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

(۲)

مکرم ڈاکٹر اعجاز قمر صاحب کی رائے :-

تحریکِ جدید میں حال میں بڑی خوشکن اور نمایاں تبدیلی دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے یہ ظاہر ہے کہ جس قسم کے مضامین اب آ رہے ہیں اُن کے پیشِ نظر رسالہ تحریکِ جدید کو دوسرے لوگوں کی خدمت میں پیش کرنا بہت مفید ہے۔

(۳)

مکرم نثار احمد صاحب جہانیاں لکھتے ہیں :-

نومبر کے پرچہ میں حضرت ماریہؓ کے نکاح اور لونڈیوں کے بارے میں سوالی اور اس کا جواب انگریزی میں شائع ہوئے ہیں۔ بے شک سوال کرنے والے یورپ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کا جواب بھی انگریزی میں ہی دیا جانا چاہیئے تھا مگر کیونکہ سوال بہت اہم تھا اور اِس قسم کا اعتراض یہاں بھی عموماً کیا جاتا ہے۔ اِس لئے اگر آئندہ اشاعت میں اس کا اُردو ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ اُمید ہے آپ غور فرمائیں گے۔

رسالہ "تحریکِ جدید" کے مضامین میں آپ کی دلچسپی کا بہت شکریہ۔ دسمبر، جنوری کا پرچہ تو اشاعت کے لئے جا چکا ہے آئندہ کسی پرچہ میں انشاء اللہ یہ سوال و جواب اُردو میں شائع کئے جائیں گے۔

نور الدین منیر ایڈیٹر

نائیجیریا کے مشرقی علاقہ میں اسلام کا نفوذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا)

ملکِ نائیجیریا مذہبی لحاظ سے عجیب طور پر منقسم ہے اس کا تمام شمالی علاقہ تقریباً مسلمان ہے اور یہ ملک کی کُل آبادی کے نصف سے زائد ہے البتہ شمال کے بعض حصّوں میں عیسائیت نفوذ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے اور موجودہ پلیٹو و بینیو سٹیٹس میں عیسائی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ شمال کا علاقہ اپنے قدرتی وسائل سے محروم ہے بلکہ صحراء سے قریب ہونے کی وجہ سے اس کا بیشتر علاقہ بنجر اور خشک ہے قبائلی لحاظ سے یہ لوگ متعدد قبائل میں منقسم ہیں جن میں ہاؤسا فولانی اور نُوپے مشہور ہیں۔

نائیجیریا کا مشرقی علاقہ تقریباً تمام عیسائی ہے۔ عیسائیت کا نفوذ اسی علاقہ سے ہؤا اور یہ بدمذہب اور بے عقیدہ لوگ عیسائیت میں داخل ہو گئے۔ اگرچہ عیسائیت ان کے رسوم و رواج بدلنے کی بجائے خود اسی رنگ میں ڈھل گئی ہے بُت پرست لوگوں اور ان میں فرق کرنا مشکل ہے۔ صرف گرجوں کی کثرت سے تعمیر اور مسیح علیہ السلام کی خدائی کے عقیدہ اور نعروں سے عیسائیت کے وجود کا احساس ہوتا ہے۔ نائیجیریا کا یہ علاقہ سرسبز اور زرخیز ہے اور پٹرول کی دولت سے مالا مال ہے اور یہی وہ علاقہ ہے جسے بیافرا کے نام سے الگ کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو ناکام ہو گئی اور عیسائیوں نے جو کردار خانہ جنگی میں کھیلا وہ مذہب کی بدنامی کا باعث ہؤا بلکہ بعض لوگ عیسائیت سے بیزار ہو کر اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ شکست کے بعد یہ لوگ ہاؤسا لوگوں کے مزعومہ انتقام سے بچنے کے لئے اسلام کے اندر داخل ہونا چاہتے تھے۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اِس علاقہ کے بعض بڑے اور تجارتی شہروں میں ہاؤسا اور یوروبا مسلمانوں کی الگ الگ مساجد موجود تھیں جن میں یہی قبائل نمازیں ادا کرتے تھے۔ وہاں کے مقامی لوگوں میں کسی کو تبلیغِ اسلام نہیں کی گئی جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں یہ یقین پایا جاتا تھا کہ وہاں کے مقامی اِبّو (IBO) لوگ کبھی بھی اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ اِس بناء پر نہ کسی مقامی شخص کو مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی اور نہ از خود اسلام میں دلچسپی

ظاہر کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا کا جنوب کا علاقہ عیسائیوں اور مسلمانوں کی ملی جُلی آبادی پر مشتمل ہے۔ اِس علاقہ میں مسلمان نسبتاً کم ہیں اور عیسائی اپنی تعلیمی اور اقتصادی حالت کی وجہ سے زیادہ اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ملک کا موجودہ دارالحکومت لیگوس (LAGOS) بھی اِسی علاقہ میں ہے۔ احمدیت کا نفوذ اِسی شہر سے شروع ہوا۔ احمدیت میں شامل ہونے والوں کی بیشتر تعداد اسی علاقہ کے مسلمانوں اور عیسائیوں سے ہے جماعت کے لئے ابتدائی طور پر مصائب اور تکالیف برداشت کرنے اور قربانی کرنے والے لوگ اسی علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ نائیجیریا کے اس حصّہ میں جماعت ترقی پذیر ہے یکصد کے قریب چھوٹے اور بڑے مشن قائم ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر کی اپنی مساجد موجود ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے جماعت نے نائیجیریا کے شمالی اور خاص طور پر مشرقی علاقہ میں تبلیغ کے لئے منظّم کوشش کی ہے جس کی بناء پر ان علاقوں میں احمدیت مؤثر طور پر روشناس ہو رہی ہے چنانچہ شمال میں صرف گذشتہ چند سالوں میں تین نئی جگہوں پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ چار مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہوئے ہیں۔ اِس علاقہ میں جماعت کے دو سکول اور دو ہسپتال موجود ہیں جو رفاہِ عامہ کے لئے مؤثر کام کر رہے ہیں۔

مشرقی نائیجیریا میں اگرچہ ہماری جماعت عرصہ سے متعدد علاقوں میں متعارف ہو چکی تھی مگر باقاعدہ مشن صرف ایک جگہ پر تھا جہاں بعض اوقات پاکستانی مشنری کا قیام رہا ہے مگر نائیجیریا کی خانہ جنگی کے دوران یہ رابطہ بالکل معطل ہو گیا۔ سول وار کے بعد یہ علاقہ اقتصادی لحاظ سے تباہ حال ہو چکا تھا اور وہاں کے لوگ ہر قسم کی امداد کے مستحق تھے اس موقع پر جماعت نے اپنی چند ریلیف پارٹیاں وہاں بھجوائیں تاکہ بقائے جان کے لئے ضروریاتِ زندگی تقسیم کی جائیں اور اُن کو اسلام کی طرف دعوت دی جائے۔ ایک مسلم مشن کی طرف سے یہ اقدام غیر معمولی اور عجیب سمجھا گیا۔ چونکہ اِس سے قبل صرف عیسائی تنظیمیں ایسے کام کے لئے معروف تھیں یہ امر لوگوں کی کافی توجہ کا باعث ہوا اور بہت سے لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ جماعت کی متواتر مساعی کے نتیجہ میں OWERRI میں جو کہ IMO سٹیٹ کا دارالحکومت ہے اور کالابار میں جو CROSS RIVERS سٹیٹ کا دارالحکومت ہے میں جماعتوں کی داغ بیل پڑ گئی اور گاہے بگاہے مبلّغین کا تقرر عمل میں آتا رہا۔

نائیجیریا کے اِس علاقہ میں جماعتِ احمدیہ کی کامیابی سے بعض حاسدین بھی پیدا ہو گئے اور کچھ عرصہ قبل ایک مسلم تنظیم نے لوگوں میں سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے بعض وفود بھیجے جو وہاں پر بجائے مثبت کام کرنے اور عیسائیوں اور بدمذہب لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے خود مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہی نفاق و انشقاق کا بیج بونے کا باعث ہوئے اور ان کے ایمان کو پیسے کے بل بوتے پر جیتنے کی کوشش کی۔ ان کو مفت حج کی پیشکش کی اور ان کے بچوں کو وظائف اور دیگر سہولتوں کے وعدے کئے اس کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت کی مخالفت بھی شروع کر دی۔ اس کا ایک افسوسناک پہلو بعد میں یہ نظر آیا۔ اکثر جو لوگ اسلام کے قریب آئے انہوں نے اسے کمرشل اور تجارتی مشغلہ بنا لیا اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مراعات کا مطالبہ شروع کر دیا اور حج کے مفت سفر کرنے کے لالچ میں بدعمل لوگوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ حج کے بعد ایسے لوگ حاجی کے لقب کے اضافہ کے ساتھ اسلام کی عملی تبلیغ کے لئے ایک روک بن گئے۔

خاکسار نے گذشتہ سال جب اس سٹیٹ کے گورنر سے ملاقات کی تو اس نے خاص طور پر اس امر کا ذکر کیا کہ اس علاقہ سے جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں وہ بعد میں گورنمنٹ سے مذہب کی بناء پر متعدد مراعات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

یہاں یہ امر بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ ایلو (IBO) لوگوں میں یہ عمومی تصور پایا جاتا تھا کہ اسلام صرف ہاؤسا لوگوں کا مذہب ہے اور اسلام اور ہاؤسا کو ایک ہی مفہوم سمجھا جاتا تھا۔ یہ غلط تصور جو متعدد قبائلی اور سیاسی تعصبات کی بناء پر تھا شروع میں جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ دُور ہوا جب ان لوگوں نے سفید فام (پاکستانی) مبلغین کو اپنے ہاں اسلام کی تبلیغ کرتے دیکھا تو یہ اُن کے لئے بالکل عجیب اور نیا تجربہ تھا۔ اور انہوں نے اسلام کو بھی ایسا مذہب سمجھا جو قابلِ التفات ہے۔

گذشتہ سال سابقہ حالات اور تجربات کی بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کالابار اور اوویری (OWERRI) میں مشن ہاؤس تعمیر کئے جائیں تاکہ وہاں مستقل طور پر مبلغین رہائش پذیر رہ سکیں اور اس طرح اس علاقہ میں مؤثر اور پائیدار تبلیغ کی صورت پیدا ہو سکے۔ مقامی لوگوں میں ایسی سعید رُوحوں کو تلاش کیا جائے جو اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔ کالابار میں ہماری مسجد ایک اہم شاہراہ پر شہر کے بالکل وسط میں موجود ہے اور خوب کشادہ اور وسیع ہے گذشتہ سال اس مسجد سے ملحقہ حصہ میں ایک مشن ہاؤس تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا جو اب بفضلہٖ تعالیٰ تعمیر ہو چکا ہے۔ اس میں ایک لوکل تجربہ کار مشنری مقیم ہے۔ ہمارا یہ مبلغ بوجہ سنٹر مسجد میں رہنے کے "چیف امام" اور مسلمانوں کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے سرکاری تقریبات میں اسے اسی حیثیت سے مدعو کیا جاتا ہے۔ وہاں کے روزنامہ اخبار "کرانیکل" میں اسلام کی نمائندگی میں اس کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ وہاں پر جماعت کا اثر و رسوخ اور خدام الاحمدیہ کی مساعی کا اندازہ خاکسار کو اپنے حالیہ دورہ میں ہوا جب کہ وہاں کے مقامی چیف اور سٹیٹ کے

ایڈمنسٹریٹر (گورنر) نے جماعت کی برملا تعریف کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امسال اللہ تعالیٰ نے اِس علاقہ کے دوسرے اہم مقام OWERRI میں مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے حالات سازگار کر دیے۔ یہاں بھی ہماری مسجد ایک سنٹرل جگہ پر واقع ہے۔ اِس جگہ کے تحفّظ اور آبادی میں بعض مشکلات درپیش تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دُور کرنے کے سامان پیدا فرمائے اور چند ماہ کے اندر ہی ایک نہایت خوبصورت مشن ہاؤس کی تعمیر عمل میں آ گئی۔ اِس کامیابی کی بڑی اور فوری وجہ یہ پیدا ہوئی کہ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم شکیل احمد صاحب منیر کا تبادلہ وہاں کے گورنمنٹ کالج میں ہؤا۔ انہوں نے اِس سلسلہ میں غیر معمولی ہمّت اور محنت کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے وہاں پر زمین کے تحفّظ اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا بیڑا اُٹھایا۔ اِس کے ساتھ ہی انہوں نے تبلیغِ اسلام کی بھی کوشش شروع کی۔ اِس طرح ضرورت محسوس ہوئی کہ کسی کُہنہ مشق مبلّغ کا وہاں پر تقرر کیا جائے چنانچہ چند ماہ قبل مکرم مولوی سیّد عزیز احمد شاہ صاحب کو وہاں بھجوایا گیا۔ ان کی وہاں موجودگی نئے مقامی لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا موجب ہوئی اور اِس طرح ماضی میں جو لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے ان کو دوبارہ جماعت سے قریب تر لانے کا باعث ہوئی۔ حال ہی میں مکرم شاہ صاحب کے چند ماہ قیام کے بعد اب مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد کا تقرر وہاں کیا گیا ہے۔ تبلیغِ اسلام کے لحاظ سے اِس علاقہ میں کئی مشکلات ہیں۔ عیسائیت کی جڑیں اِس علاقہ میں بڑی گہری ہیں۔ ہر جگہ پر چھوٹے بڑے چرچ کثرت سے موجود ہیں۔ اُوویری (OWERRI) کے شہر میں داخل ہوتے ہی رومن کیتھولک چرچ کی عظیم عمارت دُور سے دکھائی دیتی ہے۔ یہاں پر بُت پرستی بڑی کثرت سے ہے لکڑی کے بُت جا بجا نظر آتے ہیں اور بدرُوحوں پر اعتقاد بڑا غالب ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے متعلق غلط نظریات پائے جاتے ہیں۔ خود مسلمانوں کا کردار اور قبائلی تعصّبات قبولِ حق کے راستہ میں حائل ہیں۔ ایسے سنگلاخ علاقہ میں تبلیغِ اسلام کا کام بڑا صبر آزما کام ہے تاہم بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مؤثر داغ بیل پڑ گئی ہے اور آئندہ وہاں کی IBO اور "EFIC" زبانوں میں اہم جماعتی لٹریچر کے ترجمہ اور اشاعت کا پروگرام بھی زیرِ غور ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور فرمائے اور اسلام کے نور سے اس علاقہ کے لوگوں کو منور فرمائے۔ آمین

افریقہ کو جانیوالے ایک دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

نصیحت

۱۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہنا۔
۲۔ موت کو یاد رکھنا۔
۳۔ سفر کے حالات قلمبند کرتے رہنا۔
۴۔ اگر ممکن ہو تو ایک کارڈ روز لکھتے رہنا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۶)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہامِ الٰہی

زمین کے جغرافیائی کناروں پر چند روز — ایک عجیب اتفاقی واقعہ

(مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی کا ملک جنوبی بحرالکاہل میں تین چار صد چھوٹے بڑے جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے صرف ایک سو کے لگ بھگ آباد ہیں۔ تیسرا بڑا جزیرہ تاویونی (TAVIYONI) ہے جس میں اب خدا کے فضل و کرم سے احمدی مسلم آبادی بھی موجود ہے اور وہاں ہمارے مبلغین کے تبلیغی دورے کامیابی سے جاری ہیں۔

جنوری ۱۹۷۱ء میں تبلیغی سروے کی غرض سے خاکسار نے بطور مبلغ انچارج احمدیہ مشن جزائر فجی پہلی مرتبہ اس جزیرے کا دورہ کیا۔ لمباسہ (LAMBASA) شہر کے ایک مخلص اور تبلیغ کا خاص جوش رکھنے والے احمدی بھائی مولوی محمد لال ٹوپی مرحوم سابق صدر جماعتِ احمدیہ لمباسہ بھی میرے ہمراہ تھے۔ تاویونی کے بعض باشندوں سے اُن کی رشتہ داری بھی تھی چنانچہ ہوائی اڈے پر اُتر کر بالکل قریب ہی ہم نے مولوی محمد صاحب کے ایک عزیز کے ہاں جا ڈیرا لگایا جو مولوی صاحب کے ذریعہ احمدی ہو چکے تھے۔ یہ جزیرہ نسبتاً غیر متمدن اور پسماندہ لوگوں کا مسکن ہے اور زیادہ تر فجی کے اصلی فجیین کا دیہی باشندوں سے آباد ہے گو ہندوستانی نسل کے لوگ بھی بہت ہیں۔ جزیرہ کے چاروں طرف سمندر کے کنارے کنارے ایک اچھی خاصی موٹر روڈ بھی ہے۔

زمین کا جغرافیائی کنارا

ہم نے کوئی دس روز اس جزیرہ میں قیام کیا اور ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگوں سے مل کر انہیں تبلیغ کی اور بہت سا لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا جو زیادہ تر کاویتی زبان میں تھا۔ نیز وہاں کے تقریباً ہر علاقہ اور جنگلات میں گھوم پھر کر قدرتی مناظر سے بھی لطف اُٹھایا۔ بعض اُبلتے ہوئے گرم پانیوں کے چھوٹے چھوٹے چشمے بھی پہاڑیوں میں دیکھے اور ملکی معلومات حاصل کیں۔ لوگ دُور دُور جنگلوں میں آباد ہیں اور شہری طرز پر اکٹھی آبادی بہت کم ہے۔

ہمارے گروہ ارضی کو نصف میں تقسیم کرنیوالی

ڈیٹ لائن بھی اسی جزیرہ سے گزرتی ہے جہاں دونوں طرف تاریخیں روزانہ مختلف ہوتی ہیں اور اس زمین کے دوسرے حصہ یا دوسری دُنیا کا دن بھی روزانہ سب سے پہلے اسی جزیرہ میں چڑھتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ جزیرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کے ظاہر و باہر طور پر پورا ہونے کا خاص موجب و مورد ہے۔ اس ڈیٹ لائن کی نشان دہی کے لئے حکومت کی طرف سے پتھر کے بعض یادگاری نشانات بھی نصب ہیں جو سیاحوں کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں اس قسم کے ایک نشان پر ہم نے نومبائعین کے ساتھ تصاویر بھی لی تھیں۔

جنگل کی طبعی اور خوشگوار زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس جزیرہ کے دَورے کے دوران سمندر کے کنارے ایک اُونچی جگہ درختوں اور بانس کے جنگل کے درمیان ہمیں ایک غریب مسلمان بھائی کے ایک بڑے سادہ اور ایسے عجیب غریبانہ مکان میں پانچ راتیں گزارنے کا موقع ملا جس کی خوشگوار یادیں دل میں اب تک تازہ ہیں۔ اُس علاقہ کے اردگرد کے دیہاتی باشندوں کو تبلیغ کے لئے وہاں اجتماعات بھی ہوتے رہے اور ایک مرتبہ دُور دُور کے مکانات سے ہندو اور سکھ کسانوں کو بُلا کر ایک کامیاب جلسہ بھی تبلیغِ اسلام کے لئے کیا گیا۔ غرض اس طرح پانچ روز جنگل کی اُس طبعی زندگی کے ملاحظہ اور پیمائندہ اور سادے دیہاتیوں سے مِل جُل کر ان کے طور طریقے کے مطابق اُن میں دینی مجالس قائم کرنے، باجماعت ان کے ساتھ نماز ادا کرنے اور زمین پر ہی راتیں گزارنے اور اُن لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھانے پینے سے جو روحانی حظ و سرور حاصل ہوا وہ مجھے اب تک نہیں بھولا۔ اُس علاقہ میں ایک جگہ اکٹھی آبادی نہ تھی بلکہ دُور دُور فاصلے پر ایک ایک مکان اپنے اپنے کھیتوں کے درمیان تھا۔

اہلِ خانہ سے آشنائی کیسے ہوئی؟

ایک نشان

جزیرہ کے اس جنگلی ماحول میں اُس مکان کے مکینوں سے ہماری آشنائی کیسے ہوئی۔ یہ بھی ہمارے مسبّب الاسباب خدائے عزّ و جل کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ ہمارے اُس جزیرہ پر اُترنے سے کئی سال پہلے ایک مرتبہ ہمارے اُس غریب میزبان کا ایک آٹھ نو سالہ لڑکا کسی مُہلک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ جب لوکل علاج کارگر نہ ہوا تو وہ اُسے بذریعہ سمندری کشتی علاج کے لئے فجی کے دارالحکومت سُوا (SOVA) لے آئے۔ سُوا شہر میں ان کی کسی سے جان پہچان نہیں تھی۔ بندرگاہ سے باہر نکل کر بازار میں اچانک بقول ان کے ایک پگڑی اور اچکن زیب تن کئے ہوئے فرشتہ رُو مسلمان بزرگ پر اُن کی نظر پڑ گئی۔ یہ

تھے فجی احمدیہ مشن کے پہلے مبلغ انچارج مولانا شیخ عبدالواحد صاحب فاضل۔ چنانچہ اُنہوں نے وہاں مولانا صاحب سے اپنے بچّے کی شدید بیماری اور اپنی کسمپرسی کا ذکر کرکے بصد منّت ان سے امداد اور رہنمائی کی درخواست کی۔ ہمارے مولانا صاحب انہیں سوا میں اپنے احمدیہ دارالتبلیغ میں لے آئے بچّہ کو ہسپتال میں داخل کرا دیا اور اس کے علاج کے اخراجات کے علاوہ وہ ان کی مہمان نوازی بھی تقریباً ایک ماہ تک کرتے رہے اور اجتماعی دعائیں بھی کی گئیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچّہ مکمل طور پر صحتیاب ہوگیا اور وہ لوگ جماعت کو اور مولانا صاحب کو دعائیں دیتے ہوئے خوشی خوشی واپس اپنے جزیرہ کو لوٹ گئے۔

اِتّفاقی ملاقات

اب ۱۹۷۱ء میں اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں کے جزیرہ تاویونی میں اُن کے مکان کے قریب اُسی بیمار لڑکے کی معمر والدہ نے خاکسار اور مولوی محمد صاحب کو گزرتے ہوئے دیکھ لیا۔ جب ہم ایک دفعہ ان کے مکان کے قریب سے گزرے تو اُس خاتون نے مجھے مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سمجھ کر اپنے گھر بُلا لیا اور پھر مندرجہ بالا سارا واقعہ سُنا کر اصرار کیا کہ ہم انکے ہاں ٹھہر کر انہیں اپنی مہمان نوازی کا موقع دیں اور تبلیغ بھی کریں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے پاس لے گیا اور انہیں ہدایت ہونے کے علاوہ بے شمار لوگوں کو پیغامِ حق پہنچا۔

چونکہ یہ واقعہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کی سچّائی کا ناقابلِ انکار اور ایمان افروز ثبوت ہے اور تاریخی اہمیّت کا بھی حامل ہے اِس لئے احباب کے ازدیادِ ایمان کے لئے تفصیل سے عرض کر دیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن جزیروں [illegible] اسلام کا کام کرنے والے مبلّغین کرام کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور جماعت وہاں نمایاں ترقی کرے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین

کپڑے کی قدیم دُکان

لطیف اینڈ کمپنی

دُکان نمبر ۱۱۔ مُراد کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

ہر قسم کی گرم چادریں۔ شالیں۔ دُھسّے۔ سٹیپل کی چادریں رعایتی نرخوں پر خرید فرماویں۔

شیخ عبداللطیف

مُراد کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ)

سوال :- خاتَم کا مادہ (خ۔ت۔م) ختم ہے اور خَتَمَ یَخْتِمُ خَتْمًا وَ خِتَامًا کے بُنیادی معنی کسی چیز کا ختم ہونا۔ خاتمے کو پہنچ جانا۔ کِسی چیز کا END (یعنی آخر) ہو جانا۔ خَتَمَ الْمَاءُ پانی ختم ہو گیا۔ خَتَمَ الطَّعَامُ کھانا ختم ہو گیا ختم کا صلہ علیٰ آئے تو اس کے معنی ہوتا ہے مُہر لگانا۔ قرآن مجید میں ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم۔ علیٰ کے صلہ کے ساتھ ۲/۷، ۶/۴۵، ۴۵/۲۳ میں آیا ہے۔ آیت مجیدہ ۳۳/۴۰ میں خاتَم جسے حرف لٰکِن کے ورود نے خاتَم مفتوح المیم کر دیا ہے۔ فَاعَلٌ اسم آلہ کے وزن پر آیا ہے فاعَلٌ عین مفتوح کا معنیٰ ہے مایُفْعَلُ بہ الشّیٔ اس طرح کاتَبٌ کے معنیٰ ہے مایُکتَبُ بہٖ جس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ قابَرٌ کا معنیٰ ہے مایُقْبَرُ بہٖ جس کے ساتھ قبر کھودی جائے۔ ضارَبٌ کا معنیٰ ہے مایُضْرَبُ بہٖ جس کے ساتھ مارا جائے۔ اٰکَلٌ کا معنیٰ ہے مایُؤکَلُ بہٖ جس کے ساتھ کھایا جائے عالَمٌ کا معنیٰ ہے مایُعْلَمُ بہ الشّیٔ جس کے ساتھ کِسی چیز کو جانا جائے۔ اِس کائنات کو لام کی زبر سے عَالَمٌ اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کو جانا جاتا ہے۔ خاتَم تا کی زبر کے ساتھ فاعَلٌ کے وزن پر آیا ہے جس کا معنیٰ ہے مایُخْتَمُ بہ الشّیٔ جس کے ساتھ کسی چیز کو ختم کر دیا جائے۔ اور چونکہ آنحضورؐ کے لئے آیا ہے خاتم النبیین تو اس کا معنیٰ ہوا الّذی خُتِمَ بہ النبیّون یعنی وہ ذات جس کے ساتھ نبی ختم کر دیئے گئے خاتَم سے وہ وجود مراد ہے جس کے ذریعہ نبی ختم ہوئے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر لفظ نبی کا صادق نہیں آسکتا۔

(از محترم جناب عبدالرزاق صاحب پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج تربیلا)

الجواب :- اِس کے جواب میں واضح ہو کہ سائل نے ختم کے بُنیادی معنی کسی چیز کا ختم ہو جانا خاتمے کو پہنچ جانا اور آخر ہو جانا بیان کئے ہیں۔ یہ معنی لُغتِ عرب کے لحاظ سے ختم مصدر کے بُنیادی اور وضعی معنی نہیں ہیں۔ مُفردات و غرائب القرآن میں

جو قرآنِ مجید کی مستند لغت ہے زیرِ لفظ ختم لکھا ہے

"الختمُ والطبع یقال علیٰ وجھین مصدر ختمتُ و طبعتُ وھو تاثیرُ الشیٔ کنقشِ الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل من النّقش"

یعنی ختم اور طبع کی دو وجہیں ہیں وجہ اوّل یہ ہے کہ یہ ختمتُ طبعتُ کا مصدر ہیں اور معنی کسی شے کا مؤثر ہونا ہے جس طرح خاتم (مُہر) اپنا نقش دوسری شی میں پیدا کرتی ہے اور دوسری وجہ یا صورتِ استعمال اس کی نقش سے اثر حاصل کے معنوں کی ہے۔

اِن مصدری معنوں کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی ہوں گے نبیوں کے مؤثر ذریعہ یعنی ایسا نبی جس کی افاضہ کی تاثیر سے دوسرے شخص میں نقشِ نبوّت پیدا ہوں اور دوسرے معنوں میں اثر حاصل کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی ہوں گے نبیوں کی تصدیق کرنے کا ذریعہ۔ ختم کے ان دونوں مصدری بنیادی معنوں کو بیان کرنے کے بعد مفردات القرآن میں آگے لکھا ہے:-

ویتجوّز بذالک تارۃً فی الاستیثاق من الشیٔ والمنع منہ اعتباراً بالختم علی الکتب والابواب نحو ختم اللہ علیٰ قلوبھم و ختم علیٰ سمعہٖ و قلبہ وتارۃً فی تحصیل اثر عن شیٔ اعتباراً بالنّقش الحاصل وتارۃً معتبر منہ بلوغ الاٰخر منہ ختمت القراٰن ای انتھیت اِلیٰ اٰخرہٖ۔

ترجمہ:- اِن بنیادی معنوں سے تجوّز اختیار کر کے یعنی بطور مجاز کے کبھی اس کا معنی مضبوطی سے بند کرنا اور روک دینا ہوتے ہیں۔ ختم علی الکتب والابواب پر قیاس کرتے ہوئے جیسے ختم اللہ علیٰ قلوبھم وختم علیٰ سمعہٖ وقلبہٖ (میں یہ مجازی معنی لئے گئے ہیں) اور کبھی اس کے مجازی معنی کسی شے سے اثر حاصل کرانا ہوتے ہیں (جیسے ختم الزراعۃ اس وقت کہتے ہیں جب کھیت میں بیج ڈال کر اسے پانی دے دیا جائے کہ اس سے کھیتی حاصل ہونے کی امید ہو جاتی ہے۔ ناقل) کبھی اسکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجازی معنی بلوغ الآخر یعنی آخر کو
پہنچنا ہوتے ہیں اسی کے مطابق
ختمت القرآن کا استعمال ہے
کہ میں نے قرآن مجید آخر تک پڑھ
لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفردات القرآن کے اس بیان سے ظاہر ہے
کہ ختم کے یہ تین معنی بند کرنے کے لئے مُہر لگانا۔ اور
کسی شے سے اثر حاصل کرانا اور آخر کو پہنچنا بنیادی
معنی نہیں بلکہ ختم کے مجازی معنی ہیں۔

پس ختم کے حقیقی اور بنیادی مصدری معنی
دو ہی ہیں جو تاثیر الشیٔ اور اثر حاصل ہیں اور یہ دونوں
اکٹھے ختم کے حقیقی معنی ہوں گے۔ لہٰذا ختم کے
مجازی معنی جو اوپر تین بیان ہوئے ہیں خاتم النبیین
میں اس وقت مراد ہو سکتے ہیں جب کہ دونوں حقیقی
معنی ختم کے اس جگہ محال ہوں۔ آیتِ کریمہ یا بنی
آدم امّا یاتینّکم رسل منکم یقصون علیکم
آیاتی (اعراف ع ۴) اور آیتِ کریمہ ومن یطع اللّٰہ
والرسول فاولٰئک مع الّذین انعم اللّٰہ
علیھم من النّبیّین والصدّیقین والشّھداء
والصّالحین (النساء ع ۹) دونوں خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی شرط سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اُمّتی کے رسول اور نبی بن جانے کا امکان
ظاہر کرتی ہیں جیسے دوسری آیت صدیق، شہید اور
صالح بننے کا امکان بھی ظاہر کرتی ہے پس خاتم النبیین
کے حقیقی معنی تاثیر الشیٔ اور اثر حاصل ہر دو معنوں کے

اکٹھا پایا جانے کا امکان قرآن مجید سے ثابت ہے تو
خاتم النبیین کے یہ حقیقی معنیٰ لیا جانا محال نہ ہوئے۔
لہٰذا حقیقی معنیٰ محال نہ ہونے کی وجہ سے خاتم النبیین
کے مجازی معنیٰ مطلق آخری نبی یعنی بلا شرط آخری نبی
از روئے تفسیر القرآن بالقرآن درست معنی نہ ہوئے
کیونکہ مجازی معنی وہاں مراد لئے جا سکتے ہیں جہاں حقیقی
معنی کا پایا جانا محال اور متعذر ہو۔ قرآن مجید سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق النّبیّین ہونا بھی
ثابت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُل اٰمنّا باللّٰہ وما انزل علینا
وما انزل علیٰ ابراھیم واسمٰعیل
واسحٰق ویعقوب والاسباطِ
وما اُوتی موسٰی وعیسٰی والنّبیّون
من ربّھم۔ (آل عمران)

(اے نبی) کہہ دے ہم اللہ پر
ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر
نازل ہوا اور اس پر بھی جو ابراہیم
اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب اور ان کی
اولاد پر نازل ہوا اور اس پر بھی
جو موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبی اپنے
ربّ کی طرف سے دئے گئے۔

اس وحیٔ الٰہی کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم تمام نبیوں کے مصدّق ہیں لہٰذا خاتم کے اثر حاصل
کے معنی بھی آپ کی ذات میں مؤثر للنبیین کے معنوں
کے ساتھ لازم پائے گئے۔ یہ دونوں معنی آنحضرت صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم کی ذات میں نصوصِ قرآنیہ کی بناء پر متحقق
ہیں۔ یہاں آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
شریعتِ تامہ کاملہ کی نعمت لانے والے ہیں اور آپؐ کی
اِس شریعت کی تاقیامت حفاظت کا وعدہ آیتِ کریمہ
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون میں کر دیا
گیا ہے۔ اِس لئے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں
اب کسی نئی شریعت کے آنے کی ضرورت نہیں اِس لئے
اِن آیتوں کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
آخری شریعت لانے والے نبی ضرور قرار پاتے ہیں۔
اور یہ معنیٰ خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کے ساتھ
بطور لازم المعنیٰ کے صادق ہیں اور ان معنیٰ کا امتی
نبی سے کوئی تصادم اور ٹکراؤ نہیں کیونکہ وہ تو شریعتِ
محمدیہ کے تابع رہنے والا ہوگا کوئی نئی شریعت لانے
والا نہیں ہوگا لیکن اُمتی نبی کے امکان کے ساتھ
خاتم النبیین کے معنیٰ مطلق آخری نبی کا صریح ٹکراؤ
اور تصادم ہے۔ پس مطلق آخری نبی کے معنی اُمتی نبی
کے امکان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ مجازی
معنی ہیں اور حقیقی معنیٰ کی موجودگی میں مجازی معنوں کا
پایا جانا محال ہوتا ہے ماسوا اس کے رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نبیوں کے خاتم یعنی نبیوں کے لئے ذریعۂ
مؤثر اب اپنی شریعتِ تامہ کاملہ کے ساتھ ہیں۔ خاتم
کے مفہوم میں آپ کا شریعتِ تامہ کاملہ قیامت تک
کے لئے واجب العمل لانا داخل ہے۔ پس آپ آخری
شارع ہونے کے لحاظ سے اب مؤثر ہیں لہٰذا آپ کے
بعد کوئی شارع نبی نہیں آ سکتا۔ آخری شارع کا
مفہوم نظر انداز کر کے آپ خاتم النبیین نہیں بلکہ اس
مفہوم کے ساتھ خاتم النبیین ہیں لہٰذا آخری شارع
نبی ہونے کا مفہوم خاتم کے مجازی معنی نہیں بلکہ یہ
لازم المعنیٰ ہے جو حقیقی معنیٰ کے ساتھ جمع ہے۔
مجازی معنی تو حقیقی معنیٰ کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے
اُمتی نبی چونکہ جدید شریعت لانے والا نہیں ہوگا
اِس لئے اس کی نبوت سے مراد اظہار علی الغیب کا
مرتبہ ہوگا یعنی وہ امورِ غیبیہ کثیرہ پانے کی وجہ سے
نبی کہلائے گا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائیگا
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عالم الغیب
فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ
من رسول کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ کسی
کو غیب پر غالب نہیں کرتا یعنی اہم امورِ غیبیہ پر کسی کو
بکثرت اطلاع نہیں دیتا بجز اس شخص کے جو اس کا
برگزیدہ یعنی رسول ہو۔ مرسلین کا کام قرآن مجید کی
آیت وما نرسل المرسلین الا مبشرین و
منذرین میں تبشیر و انذار بیان کیا گیا ہے جو
امورِ غیبیہ کے ذریعہ بھی ہوتی ہے اور اس کی ضرورت
شریعتِ تامہ کاملہ کی موجودگی میں بھی پڑ سکتی تھی خصوصاً
اس آخری زمانہ میں جو دہریت اور الحاد کا زمانہ ہے
اِس لئے رسالت کے کام کے اس حصہ کے لئے غیر تشریعی
اُمتی نبی کا امکان قرآن مجید کی نص سے ثابت ہے

سائل نے جو ختم العابدون خاتم الطعام
کی مثالیں دی ہیں یہ غلط ہیں کیونکہ اہلِ عرب ختم عدد

کے فعل کو ختم ہونے کے معنوں میں استعمال ہی نہیں کرتے۔ سائل نے اُردو، پنجابی زبانوں میں ختم ہونے کے استعمال کو خَتَمَ الْمَاءُ اور خَتَمَ الطَّعَامُ کا عربی نما جامہ پہنا دیا ہے۔ ہاں عرب بعض خاص مواقع پر ختم کو مجازی معنوں میں ختم کرنا کے متعدی معنوں میں استعمال کر لیتے ہیں لیکن ختم ہونے کے لازم یعنی غیر متعدی معنوں میں استعمال نہیں کرتے۔ وہ ایسے موقع پر نَفِدَ الماءُ یا نَفِدَ الطعامُ استعمال کریں گے جیسے قرآن مجید میں ہے ما عندکم ینفد وما عند اللّٰہ باقٍ یا جیسے قرآن مجید میں ہے قُلْ لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ میں ختم ہونے کے لئے نفد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ایک غلطی سائل نے یہ بھی کی ہے کہ فاعلٌ بفتح العین کو اسمِ آلہ کا ایک مستقل وزن قرار دیکر ضَرَبَ سے ضَارِبٌ اور کتب سے کاتبٌ اور اَکَلَ سے اَکَلٌ اور قبر سے قبرٌ اسم آلہ بمعنی ما یضرب بہٖ جس سے مارا جائے اور ما یکتب بہٖ جس سے لکھا جائے اور ما یؤکل بہٖ جس سے کھایا جائے اور ما یقبر بہٖ جس سے قبر کھودی جائے اسمائے آلہ قرار دے دیئے ہیں حالانکہ عربی زبان میں ضَارِبٌ اور کاتبٌ اور اَکَلٌ اور قَبَرٌ بطور اسمائے آلہ استعمال ہی نہیں ہوتے۔ البتہ عالمٌ اور خاتمٌ بطور خلافِ قیاس آلہ ہیں بمعنی ما یُعلم بہٖ وما یُختم بہٖ لیکن خاتم بمعنی ما یختم بہٖ الشیٔ کسی چیز کو ختم کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا مُہر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جو اپنے نقوش دوسری شئی میں پیدا کرتی ہے اور جس چیز پر لگائی جائے اس کی مصدق ہوتی ہے اور اسے مستند کرتی ہے۔ ہاں کبھی مُہر لگانے کو مجازاً بند کرنے کے معنوں میں استعمال کر لیا جاتا ہے۔ پس خاتم ختم کے حقیقی معنوں کے لئے آلہ ہے اور آلہ ہمیشہ شئے کی ایجاد کے لئے ہوتا ہے یہی اس کی حقیقت ہوتی ہے۔

سائل کے خیال میں جب ختم علیٰ کے صلہ کے ساتھ آئے تو صرف اس وقت اس کے معنی مُہر لگانا ہوتے ہیں مگر اس کی یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ لغتِ عربی کی کتاب المنجد میں زیرِ لفظ ختم لکھا ہے:۔

خَتَمَ۔ خَتْمًا وختامًا الشیٔ

وعلیہ طَبَعَ علیہ الخاتم

یعنی ختم الشیٔ کہا جائے یا ختم علی الشیٔ کہا جائے ان دونوں صورتوں میں شئی پر مُہر کی چھاپ لگانا یا مُہر کو طبع کرنا یعنی دوسری شئی میں مُہر کے اندر کے نقوش پیدا کرنا ہوتے ہیں۔ حدیثِ نبوی امینُ خاتم ربّ العالمین عبادہ المؤمنین کے الفاظ آتے ہیں یعنی دعا کے بعد آمین کہنا ربّ العالمین کی مُہر ہے جو اس کے مومن بندوں پر لگائی جاتی ہے یہ مُہر بندوں کو ختم کرنے کے لئے نہیں لگائی جاتی بلکہ مُراد یہ ہے آمین کہنے سے ربّ العالمین کی قبولیت کی چھاپ نیک بندوں پر لگتی ہے۔ پس خاتم علیٰ کے صلہ کے ساتھ اچھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت کو ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے
جیسے حدیث ہٰذا میں اچھی حالت کے لئے علیٰ کے صلہ
کے ساتھ خاتم کا لفظ استعمال ہوا ہے اور خاتم
علیٰ کے صلہ کے ساتھ بُری حالت کو ظاہر کرنے کے لئے
بھی استعمال ہوتا ہے جیسے خَتَمَ اللّٰہُ علیٰ قلوبھم
او علیٰ سمعھم میں بُری حالت کو ظاہر کرنے کیلئے
استعمال ہوا ہے۔ خاتم النّبیین کے الفاظ قرآن مجید
میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ اور تاثیر کا
اچھا وصف بیان کرنے کے لئے بطور مدح کے استعمال
ہوئے ہیں اور نبیوں کا ختم کر دینا کوئی اچھا وصف
اور مدح نہیں کیونکہ نبوّت ایک نعمتِ الٰہی ہے جس کا
حسبِ ضرورت ملنا خدا کی نعمت ہے اور اس کا ہمیشہ
کے لئے بند ہو جانا غضبِ الٰہی کی علامت ہے حضرت
موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرماتے
ہیں یا قوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل
فیکم انبیاء کہ اے میری قوم اللہ کی نعمت کو یاد
کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے۔ یہودی موسےٰ
علیہ السّلام کے بعد اپنے انبیاء کا انکار کرتے
رہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بشدّت و اصرار
انکار کرنے اور ان کے اپنے زعم میں قتل کر دینے
کے دعویٰ کی بناء پر پکّے مغضوب علیھم بن گئے
اور ان میں خدا نے نبوّت کا دروازہ بند کر کے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی اسمٰعیل میں سے
بھیج دیا اور شریعتِ کاملہ تامہ آپ کو قیامت تک
کے لئے عطا فرمائی اور آپ کی اُمّت میں نبی اور رسول
کی نعمت کے بھیجا جانے کا امکان بیان فرمایا۔ پس
خاتم النّبیین کے یہ معنی کرنا کہ نبوّت جیسی نعمت کو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً بند کر دیا ہے
کوئی اچھے معنیٰ نہیں جو اپنے اندر مدح کا پہلو رکھتے
ہوں۔ کیونکہ نبوّت کا من کُلّ الوجوہ بند کر دینا ایک
عظیم نعمت کو بند کر دینا ہوگا اور نعمت کو بند کر دینا
خصوصاً انسانوں میں بھی کوئی خوبی اور مدح کا باعث
امر نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاقِ آیتِ کریمہ :-

آیت کریمہ ماکان محمّدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین کا سیاق بھی نعمتِ نبوّت کو بند قرار نہیں دیتا۔ اس آیت میں پہلا جملہ ماکان محمّدٌ اَبَا اَحَدٍ من رجالکم ایک منفی مفہوم پر مشتمل ہے یعنی اس مفہوم پر کہ محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اسلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مردوں کا باپ ہونے سے بکلّی نفی کا احتمال پیدا ہوتا تھا اس لئے لکن کا حرف استدراک بطور استثنیٰ لا کر ابوّت کی نفی سے ابوّتِ روحانی کا استثنیٰ کر کے فرمایا گیا ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بکلّی ابوّت کی مردوں کی نسبت نفی مراد نہیں بلکہ پہلے جملہ سے جسمانی ابوّت کی مردوں کے لئے نفی مراد ہے۔ روحانی ابوّت آپ کی اُمّت پر رسول اللہ ہونے سے ثابت ہے اور انبیاء کے لئے آپ کی رُوحانی ابوّت خاتم النّبیین کے وصف سے ثابت ہے پس

آپ کی اُمّت میں یعنی روحانی اولاد میں آپ کے
فیض سے نبی بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نحوی قاعدہ کے
مطابق جب لکن کے حرف استدراک سے پہلا جملہ
منفی ہو تو دوسرے جملہ کا مفہوم جو لکن کے بعد
آئے ضرور مثبت ہونا چاہیئے۔ اور اگر پہلا جملہ
مثبت ہو تو لکن کے بعد کے جملہ کا مفہوم ضرور منفی
ہونا چاہیئے۔ اس آیتِ کریمہ کا پہلا جملہ ما کان محمدٌ
اَبَا احدٍ من رجالکم چونکہ منفی مفہوم رکھتا ہے
اِس لئے قاعدۂ نحو کے رُو سے اس جگہ لکن کے بعد
کا جملہ رسول اللہ وخاتم النبیّن منفی معنوں کا
حامل نہیں ہو سکتا بلکہ مثبت مفہوم کا حامل ہونا چاہیئے
پس اگر خاتم النبیّن کے معنی مطلق آخری نبی کر دیئے
جائیں جس کے بعد کوئی نبی قیامت تک نہ ہو تو
خاتم النبیّن کا مفہوم منفی بن جاتا ہے چونکہ
لکن کے ذریعہ البوّت کی بکلّی نفی سے رسول اللہ
اور خاتم النبیّن والی البوّتِ روحانیہ کا جو ایجاد کا
مفہوم رکھتی ہے اس جگہ سیاق کلام اور نحوی
قاعدہ کے مطابق اثبات مقصود ہے لہٰذا خاتم النبیّن
کے یہ معنی نہیں لئے جا سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد قیامت تک آپ کی اُمت میں بھی کوئی
نبی نہ ہو گا اور آئندہ کسی پر نبی کا لفظ صادق نہیں
آئے گا۔ پس یہ منفی معنی سیاق آیت کے جو البوّت
کا مفہوم رکھتی ہے کے خلاف ہیں اور نبیوں کے مؤثر
اور مصدق ہونے کے مثبت معنی ہی جو خاتم النبیّن
کے حقیقی بنیادی معنی بھی ہیں اِس جگہ صادق آ سکتے
ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سے باہر
کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ ان لوگوں نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے آپ کی روحانی ابوّت
کو نہیں مانا لیکن اُمّت کے اندر حسبِ ضرورت
اُمّتی نبی کی آمد کا خاتم النبیّن کے الفاظ سے
بلحاظ سیاق کلام بھی امکان ہے۔ کیونکہ یہ امر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا
کمال ثابت کرتا ہے۔ پس آپ خاتم النبیین افاضہ
روحانیہ والی خاتم کے ساتھ ہیں نہ نعمتِ نبوّت کو
بند کرنے والی خاتم کے ساتھ۔ نعمت کو بند کرنے
میں کوئی مدح اور کمال نہیں۔

سوال :۔ قرآن شریف میں حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں لفظ "رفع" درجات
کی بلندی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔
سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسیح علیہ السلام کا
درجہ پہلے بلند نہ تھا جو کہ صلیب کے واقعہ کے بعد
بلند ہوا ہے؟

نیز کسی مومن، مجدد یا نبی کا درجہ کے مزید
بلند ہونے کے کیا معنی ہیں جبکہ ان مراتبِ روحانیہ
کے حاصل کرنے والے پہلے ہی بلند درجہ میں ہوتے
ہیں۔ (از محترم جناب انیس احمد خان صاحب
ریلوے کالونی ڈاک خانہ چاہ میراں۔ جی ٹی روڈ
لاہور)

الجواب :۔ مسیح کے درجہ کی بلندی
پر غور سے پہلے ایک اصولی بات کا سمجھنا ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو رفعِ درجات سے متعلق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ما تواضع عبدٌ للّٰہِ اِلّا رفعہُ اللّٰہُ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے حضور تواضع یعنی اُس کی عبادت سے جو تواضع کا اعلیٰ مقام ہے انسان کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ یعنی بندہ خدا کے قُرب میں عبادت کے ذریعے بڑھتا رہتا ہے اور اس کی ہر عبادت پر بطور علامتِ قُرب اُسے ثواب ملے گا اور جوں جوں وہ عبادتِ الٰہی میں ترقی کرے گا اس کی رُوح روحانی نشوونما پاتی رہے گی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی غیر محدود ہے اِس لئے مومن، مجدّد، نبی اور رسول کے لئے خدا تعالیٰ عبادات بجالانے پر اپنے اسماء کی اُن پر زیادہ سے زیادہ تجلّیات کرتا رہتا ہے۔ پس جتنا وہ تجلّیاتِ الٰہیہ کے حصول میں بڑھتا ہے آپ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اتنا ہی وہ قُربِ الٰہی میں ترقی کرتا ہے پس رفعِ درجات ساری زندگی جاری رہتا ہے۔ موت کے بعد برزخی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ دُنیوی زندگی میں گراوٹ کا احتمال ہوتا ہے مگر برزخی زندگی میں انسان جو اعمال بجا لاتا ہے اُن سے وہ خدا کے رنگ میں رنگین تو ہوتا جاتا ہے لیکن گراوٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ پس وہاں کی ہر تجلّی بھی اُسے خدا کے اور زیادہ قریب کر دیتی ہے پھر تیسرا عالم شروع ہوگا جسے حشر و نشر یا قیامت کہتے ہیں اُس میں اُس کے سابقہ اعمال نئی نعمتوں کے رنگ میں نمایاں ہوں گے اور پھر اس پر نئے رنگ کی تجلّیات شروع ہو جائیں گی۔ اور چونکہ خدا غیر محدود ہے رُوحانی انسان پر تجلّیاتِ الٰہیہ بھی بلحاظ ترقی کے غیر محدود ہوں گی۔ گو ہر حالت میں وہ ترقی کی ایک محدود حد پر ہوگا۔

میرے اِس بیان میں آپ کے سوال کے دوسرے حصّہ کا پُورا جواب موجود ہے اور سوال کے پہلے حصّہ سے بھی یہ غیر متعلق نہیں۔ اب اپنے سوال کے پہلے حصّہ کا جواب ملاحظہ فرمائیے جو مسیح علیہ السلام کے اُس رفع سے متعلق ہے جو آیت ما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللّٰہ الیہ میں بیان ہوا ہے۔ آپ پر واضح ہو کہ یہود حضرت مسیح پر دو الزام لگاتے تھے ایک ناجائز ولادت کا اور یہود کا یہ خیال تھا کہ حرام زادہ نبی اور رسول کا مرتبہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ ملعون ہوتا ہے لہٰذا مسیح اپنے نبوّت اور رسالت کے دعوے میں جھوٹا تھا (نعوذ باللہ) اِس لئے وہ اُن کے علماء کے فتویٰ کے مطابق قتل کیا جا کر ملعون ثابت ہو گیا۔ ملعون کے معنے ہیں خدا سے دُور یعنی غیر مرفوع الی اللہ یہ معنے یہود میں مسلّم ہیں۔ یہود کے دونوں الزاموں کا ذکر اکٹھا آیتِ قرآنی وبکفرھم وقولھم علیٰ مریم بُھتانًا عظیمًا۔ وقولِھم انّا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ میں موجود ہے۔ اِن دونوں قولوں کے ضمن میں دو حملے مذکور ہیں ناجائز ولادت کا حملہ بھی اور رسول نہ ہونے کا حملہ بھی۔ اِس دعویٰ کے ساتھ وہ قتل کیا گیا۔ اور رسول اللہ کا لفظ یہود نے طنزًا استعمال

کیا ہے خدا نے دونوں جملوں کا جواب وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ میں دے کر آگے وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کے الفاظ میں اُن کے دعویٰ کو مشتبہ قرار دیا ہے۔ یعنی مسیح پر ایسی حالت گزری کہ جس سے انہیں قتل و صلب کا شبہ ہو گیا یا وہ اُن کیلئے قتل کئے جانے یا صلیب دیئے جانے کے مشابہ ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس خدا کا بیان یہ ہوا کہ یہودی مسیح کے قتل کے بارہ میں خود شک و شبہ میں مبتلا ہیں اِسلئے اُن کا یقین کے ساتھ اِنَّا قَتَلْنَا کہنا باطل ہے۔ اگلی تمام آیات میں یہود کے شک کو ہی بیان فرمایا ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ کہ جن لوگوں نے خدا کے اِس کلام سے اختلاف کیا ہے جو ما قتلوہ وما صلبوہ میں بیان ہوا ہے وہ خود شک میں ہیں اور ظنّ کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور علم سے بے بہرہ ہیں یعنی اُن کے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں۔ اس کے بعد اُن کے شک کے پیشِ نظر فرمایا ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کہ انہوں نے مسیح کو یقینی قتل نہیں کیا۔ اُن کا قتل مظنون اور مشکوک ہے۔ پس وہ یقینی قتل سے بچ گئے۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ مزید برآں یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ قبل ازیں بھی مرفوع الی اللہ تھے یعنی خدا کے نبی اور رسول تھے۔ اگر آیت کے یہ معنی کئے جائیں تو ان معنوں پر آپ کو کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اوّلین مقصد بل رفعہ اللہ کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کے مدِّنظر مسیح کی رسالت اور نبوّت کا اثبات ہے جو انہیں پہلے سے حاصل تھی اور اسی لئے رفعہ اللہ کو بصیغہ ماضی استعمال کیا ہے کہ وہ تو قتل کا مظنون واقعہ پیش آنے سے پہلے ہی خدا کا نبی اور رسول تھا تبھی تو یہودی علماء اپنے فتوے کی بناء پر اس کے قتل کرنے اور ملعون یعنی غیر مرفوع الی اللہ ٹھہرانے پر قادر نہ ہو سکے۔ پس رفع الی اللہ کے یہ معنے تو سیاقِ کلام کے لحاظ سے ہیں اور مقصود رفع الی اللہ سے اُن کی رسالت کا اثبات ہے جو قتل سے بچا لیا جانے پر ہو گیا باقی مومن یا خدا کے نبی جو دُکھ بھی خدا کی راہ میں سہتے ہیں وہ اُن کی مزید درجات کی بلندی کا موجب ہوتا ہے۔ اِس لئے رسالت و نبوت کے اثبات سے بڑھ کر اُن دُکھوں کے اُٹھانے سے بھی حضرت مسیح کے درجے کا خدا کے حضور میں اَور زیادہ بلند ہونا سُنّت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ ہر دُکھ جو خدا کی راہ میں مومن کو پہنچتا ہے وہ یقیناً اس کے درجے میں ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اِسی لئے انجیل میں مسیح کے دُکھ اُٹھانے کا ذکر کر کے لکھا ہے "وہ کامل ہوا" (عبرانیوں باب ۵ آیت ۷) پس رُوحانی ترقی کی کوئی انتہا نہیں۔

نوٹ:۔ یہ معنی آیت کے سیاقِ کلام کے بھی مطابق ہیں جبکہ اس آیت کو بصورت مستقلہ لیا جائے اور آپ کو بھی ان معنوں پر سوال پیدا نہیں ہو سکتا

اِس آیت میں ایک اَور معنی بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ رفعہ اللہ الیہ کا محاورہ عربی زبان میں باعزّت وفات کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی ایسی وفات کے معنوں میں جس کے بعد عالمِ برزخ میں انسان کے مدارج بلند ہو جاتے ہیں اور عالمِ برزخ میں اُس کی رُوح پر نئی سے نئی تجلّیات نازل ہوتی ہیں۔ حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ نے اِنہیں معنیٰ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رَفَعَہٗ اِلَیْہِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اَکْرَمَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنْ یُرِیَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ مَا یَکْرَہُ فَرَفَعَہٗ اِلَیْہِ وَبَقِیَتِ النَّقِمَۃُ۔ یعنی خدا نے اپنے نبی کی عزّت افزائی کی کہ اُمّت میں مکروہ باتیں ہونے سے پہلے ہی آپ کو اُٹھا لیا اور خرابیاں پیچھے آئیں۔ اِس جگہ رَفَعَہٗ اِلَیْہِ کے معنی ہیں، آپ کو باعزّت وفات دی جس سے آپ کے مدارج بلند ہوئے۔ آیت مَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ کے معنے اِس محاورہ کے مطابق یوں ہوں گے کہ یہودی مسیح کو یقیناً قتل نہیں کر سکے بلکہ خدا نے آپ کو عزّت کے ساتھ یعنی اپنے مشن میں کامیابی کے بعد طبعی وفات دی اور اپنے قُرب اور حضوری کا شرف بخشا۔ اِن معنوں پر بھی مجھے کوئی وجہ اعتراض نظر نہیں آتی اور یہی معنی سُورۃ آلِ عمران کی آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ میں لئے جاسکتے ہیں کہ اے عیسیٰؑ! میں تجھے خود وفات دوں گا۔ یہودی تجھے نہیں مار سکیں گے۔ ان کی تدبیر ناکام ہوگی۔ اور جب تجھے وفات دوں گا تو تیری وفات باعزّت ہوگی۔ یعنی تُو دُنیا میں اپنے مشن میں کامیاب ہو کر عزّت کے ساتھ وفات پائے گا اور تیری رُوح کو عالمِ برزخ میں مہبطِ تجلّیاتِ الٰہیہ بنایا جائیگا۔ پس حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت اور وہاں اپنے مشن میں کامیابی بھی رفع اِلی اللہ ہے۔ اور بعد از وفات بھی ان کی رُوح تجلّیاتِ الٰہیہ کے پانے سے مرفوع الی اللہ ہے۔

ربوہ کے مشہور دواخانے

ہاضمون — قیمت فی شیشی ۲ روپے ۴، ۸ روپے
نمونہ پیکٹ ۳۰ پیسے فی شیشی۔

سُرمہ مسیحائی — ایک روپیہ پچاس پیسے

ریح توڑ گولیاں — ۵۰ عدد گولی ۵ روپے

خارش توڑ مسیحائی مرہم — فی ڈبیہ چھوٹی ۲ روپے
بڑی ۴ روپے

جوب اٹھرا — مکمّل کورس ۲۵ روپے

زود جامِ عشق — ۶۰ عدد گولی ۴۰ روپے

قبض کشا گولیاں فی سینکڑہ ۱۰ روپے

نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ

بالمقابل ایوانِ محمود۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ شفاعت

(از محترم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ)

سوال :۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ نیز اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی روشنی میں مسئلہ شفاعت کی وضاحت کی جائے؟

جواب :۔ شفاعت کے لغوی معنے ہیں شَفَعَہٗ اَیْ صَیَّرَہٗ زَوْجًا بِاَنْ یَضِیْفَ اِلَیْہِ نَفْسَہٗ یعنی کسی کو اپنا ساتھی بنانا یا کسی کا ساتھی بننا۔ کسی دوسرے کے ساتھ ہو کر "جوڑا" بن جانا۔

شفاعت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہوگا کہ

الف :۔ کسی ضرورت مند کا حامی بن جانا۔

ب :۔ کسی کے ساتھ ہو کر اس کی حمایت میں کھڑے ہو جانا اور اسے مصیبت سے بچانے کے لئے سینہ سپر ہونا اور اُس پر وار کو اپنے پر وار قرار دینا۔

ج :۔ کسی کی سفارش کرنا اور اپنے اثر کو اسکے حق میں استعمال کرنا۔

شفاعت کی ۲ قسمیں ہیں۔ شفاعتِ حسنہ اور شفاعتِ سیئہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْھَا وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنْ لَّہٗ کِفْلٌ مِّنْھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا۔

(سورۃ النساء:۸۶)

جو شخص اچھی سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے ایک حصّہ ہوگا اور جو شخص بُری سفارش کرے اس میں سے اس کے لئے ویسا ہی حصّہ ہوگا اور اللہ ہر ایک امر پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

شفاعتِ سیئہ یہ ہے کہ کسی ظالم مجرم کی ناجائز حمایت کرنا اور سفارش کر کے اُسے سزا سے بچا لینا۔ ایسی شفاعت کی نہ اسلام نے اجازت دی ہے اور نہ وہ اس کا روادار ہے۔

شفاعتِ حسنہ یہ ہے کہ کوئی مظلوم

ہے لیکن اس کی داد رسی نہیں ہو رہی یا کسی سے کوئی نادانستہ غلطی ہوئی ہے اور اِس وجہ سے وہ زیرِ عتاب ہے ایسے پریشان حال مصیبت زدہ کی مدد کرنا اور اُسے سزا سے بچانے کے لئے حتی المقدور جائز اور قانونی ذرائع سے اپنے اثر کو استعمال کرنا اور اس کی حمایت میں کھڑا ہو جانا۔

شریعتِ اِسلامیہ ایسی شفاعت کی نہ صرف اجازت دیتی ہے بلکہ اسے باعثِ ثواب اور معاشرہ کی بہبود و فلاح کا بہت بڑا ذریعہ گردانتی ہے۔

اب آیئے شفاعت کے معروف مفہوم کی طرف جس کے معنے یہ ہیں کہ انبیاء اور اولیاء اپنے ماننے والوں کا سہارا بنیں گے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کی ناراضگی سے ان کو بچائیں گے اور اس کے حضور سفارش کریں گے کہ چونکہ یہ ہم پر ایمان لائے تھے اور انہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا تھا اِس لئے ان کی غلطیاں معاف کی جائیں اور انہیں زیرِ عتاب نہ لایا جائے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی یا ولی کی بات مان لے گا اور جنکی سفارش کی گئی ہے ان کو معاف کر دے گا اور ان کو انعام و اکرام سے نوازے گا۔

شفاعت کے سلسلہ میں ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ ایسی شفاعت کا مستحق بننے کے لئے نبی یا ولی یا اپنے مزعومہ بزرگ کو صرف مان لینا اور اس پر ایمان لے آنا اور اس سے اظہارِ محبت کر دینا کافی ہے کسی اور نیکی۔ عملی کوشش یا اپنے اندر پاک تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

شفاعت کا یہ مفہوم سراسر باطل اور اصولِ اِسلام سے قطعی ناواقفی پر مبنی ہے۔ اسلام میں ایسی شفاعت کا کوئی تصوّر موجود نہیں بلکہ اس کے برعکس ایسے غلط اعتقاد کی بار بار تردید کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۔ (البقرۃ: ۴۹)

اور اُس دن سے ڈرو کہ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا قائم مقام نہ بن سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی سفارش منظور کی جائے گی اور نہ اس سے کسی قسم کا معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

اِسی طرح فرمایا:-

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ۔

(سورہ مدثر: ۴۹)

پس ایسے بدعمل لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شفاعت کا یہ غلط مفہوم جو عوام میں پھیلا ہوا ہے مسلمانوں میں دوسرے مذاہب کے اثرات کی وجہ سے آیا ہے۔ عیسائیت میں کفارہ کا عقیدہ دراصل شفاعت کے اس غلط مفہوم کا ہی پرتو ہے۔ بگاڑ کے زمانہ میں یہودیوں میں بھی یہ خیال عام تھا کہ ان کے خاندانوں میں اِس قدر انبیاء اور بزرگ گزرے ہیں کہ اب اگر وہ بدکردار بھی ہوں تب بھی ان کے بزرگوں کی شفاعت ان کو بچا لے گی ان کے عقیدہ کے مطابق گناہ کا ڈھلنا اور اس کے بدانجام سے بچنا شفاعت کی وجہ سے بہت آسان ہو گیا تھا اور اس تصوّر کے پس منظر میں وہ لاشعوری طور پر ظلم و ستم اور فسق و فجور میں بہت زیادہ جری ہو گئے تھے۔

اب ہم اِس بحث کو لیتے ہیں کہ جائز اور مشروع شفاعت کیا ہے اور اس کے اثرات کیا ہوں گے۔

جیسا کہ شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ شفاعت کے اصل معنے ہیں کسی کو ایک خاص مقصد کے لئے اپنا ساتھی بنانا۔ اِس لحاظ سے شفاعتِ حسنہ کے یہ معنے ہوں گے کہ

کوئی شخص لوگوں کو یہ کہتے ہوئے اپنی طرف بلائے کہ میرے ساتھ مِل جاؤ، میرے ساتھی بن جاؤ، مجھے مان لو اس طرح تم نجات پا جاؤ گے خدا کی رضا کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
تو تمہیں طَورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ایسا دعویٰ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کو ایسا کہنے کا اللہ تعالیٰ کے حضور سے اِذن ملا ہو اور اُسے مامور، مُرسل اور نبی قرار دیا گیا ہو۔ فرمایا

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ (البقرہ: ۲۵۶)

کس کو یارا ہے کہ اُس کے حضور رسائی کے لئے اُس کی اجازت کے بغیر کسی کا شفیع اور ساتھی بنے۔

پس ایسے ماذون اور مامور شخص کے دعویٰ میں یہ اثر ہو گا کہ جو اس کے بُلاوے پر کان دھرے گا اور اس کی مانے گا اُسے غیر معمولی برکات عطا ہوں گی اور وہ قربانیوں، بہترین کارناموں اور تاریخ ساز خارق عادت کامیابیوں کی خاص توفیق پائے گا۔ گویا مامور مرسل کی بات مان کر اس کی کایا پلٹ جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے اِذن سے ہی یہ اعلان کیا تھا:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(آل عمران: ۳۲)

تُو کہہ دے اے لوگو اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ بھی تم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت کرے گا اور تمہارے قصور
تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت
بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا
ہے۔

لیکن وہ شخص جسے خدا نے یہ اجازت نہیں دی
کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف بُلائے اور اللہ تعالےٰ کی
رضا کی راہیں اُن پر واضح کرے اُس کے سارے
دعوے باطل اور بے اثر ہوں گے نہ وہ خود کامیاب
ہوگا اور نہ اُس کے ماننے والے حقیقی کامیابی کا مُنہ
دیکھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع میں جب آپ کے
بعض عقیدت مندوں نے درخواست کی آپ بیعت
لیں تو آپؑ نے فرمایا:۔

"ابھی مجھے اس کی اجازت نہیں ملی"

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۶۳)

شفاعتِ حسنہ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ
کوئی شخص رسولِ وقت کو مانے اور اُسے اپنا ساتھی
بنائے بغیر اکیلے اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے اور اس کا
مقرب بننے کی کوشش کرے ایسا نہیں ہو سکتا جبتک
وہ رسولِ وقت یا اس کے نائب کی مدد حاصل نہیں
کرے گا اور اُسے اپنا ساتھی نہیں بنائے گا وہ
رضائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ
اُسے مقبول نیکیوں کی توفیق ملے گی اور نہ نجاتِ حقیقی
سے وہ بہرہ ور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا نظامِ خیر و نجات اسی طرح شروع
ہُوا اور تا قیامت اِسی انداز میں جاری رہے گا۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

(سورۃ الاحزاب: ۲۲)

یعنی جو شخص لقائے الٰہی کا امیدوار ہے اور اس دن
کی امید میں بیٹھا ہُوا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ پوری
طرح اپنے انوار ظاہر کرے گا اور اس کی یاد میں لگا
ہُوا ہے تو اُسے ان مقاصد کے حصول کے لئے میرے
اس رسول کے "اُسوہ" کو اپنانا ہوگا اور اُس کی
سچی پیروی کرنا ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین
اور سرورِ دو عالم ہیں اِس لئے اِس شفاعت کا بلند ترین
مقام آپؐ کو ہی حاصل ہے اور آپ ہادیٔ عالم
اور ساری دُنیا کے نجات دہندہ ہیں صرف آپ نے
ہی یہ دعویٰ کیا اور آپ ہی اس مقام پر فائز ہوئے
کہ آپ رحمۃٌ للعالمین ہیں اور ساری دُنیا کے لئے
بشیر و نذیر ہیں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیاء: ۱۰۸)

اور ہم نے تجھے دُنیا کے لئے رحمت
بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(سبا : ۲۹)

اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان
کی طرف جن میں سے ایک بھی تیرے
حلقۂ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا
رسول بنا کر بھیجا ہے جو مومنوں کو
خوشخبری دیتا اور کافروں کو ہوشیار
کرتا ہے لیکن انسانوں میں سے
اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ
بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

(سورہ الاحزاب: ۴۶، ۴۷)

اے نبی ہم نے تجھ کو اِس حال میں
بھیجا ہے کہ تُو دُنیا کا نگران بھی ہے
مومنوں کو خوشخبری دینے والا بھی ہے
اور کافروں کو ڈرانے والا بھی ہے
اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف
بُلانے والا اور ایک چمکتا ہُوا
سُورج بنا کر بھیجا ہے۔

شفاعتِ حسنہ کے بعض اَور ضمنی مفہوم
بھی ہیں جو دراصل مذکورہ بنیادی معنوں کی فروع
اور شاخیں ہیں۔ مثلاً

۱۔ شفاعتِ حسنہ کا ایک ضمنی مفہوم یہ ہے
کہ بعض اشخاص جو راہِ خدا اور اُس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں
دُکھ اُٹھاتے ہیں اور شروع میں اپنے آپکو
تنہا اور بے یار و مددگار محسوس کرتے ہیں
عملاً یا کشفاً خدا ان پر ظاہر ہوتا ہے اور
ان کو کہتا ہے تم گھبراتے کیوں ہو میں
تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری مدد کے لئے
دوڑا آتا ہوں۔ غرض وہ اُس کے حضور
سے بار بار یہ آواز سُنتا ہے :۔

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ
وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔

اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشاد میں اسی
قسم کی شفاعت کی طرف اشارہ ہے۔ فرمایا

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ
وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

(سجدہ : ۵)

تمہارا اس خدا کے سوا نہ کوئی حقیقی دوست
ہے نہ سفارشی کیا تم نصیحت حاصل نہیں
کرتے۔

۲۔ شفاعتِ حسنہ کا دوسرا ضمنی مفہوم یہ
ہے کہ نبی اور رسول دُنیا کی ہدایت کے لئے
عملی جدّوجہد اور ذاتی نمونہ کے ساتھ ساتھ
پورے عجز و انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے
حضور دعائیں کرتے ہیں اور لوگوں کو
پاکیزہ راہوں پر چلا کر اور ان میں خدائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفات پیدا کر کے ان کو خدا سے ملاتے ہیں
اور مقصدِ تخلیق کے حصول میں مدد دیتے ہیں۔
یہ حقیقت ہے کہ قوموں نے انبیاء کے ذاتی
نمونہ اور ان کی دعا کی برکت سے قعرِ مذلت
سے نجات پائی اور انتہائی عروج کا دَور
دیکھا اِس بارہ میں اُسوۂ حسنہ اور دعائے
مستجاب کا سب سے بڑا معجزہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا اِسی
برکتوں بھرے رُوحانی انقلاب کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک
عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے
تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور
پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی
رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے
بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر
الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا
میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا
ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے
دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ
جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟
وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری
راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے
دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب
باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس
سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔
اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارك
علیه و آله۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(برکات الدعا صفحہ ۱)

۳۔ شفاعتِ حسنہ کا ایک ضمنی مفہوم یہ ہے
کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اُس کے
سچے متّبعین کی دعا کی برکت سے کسی مصیبت زدہ
کو مصیبت سے نجات ملتی ہے اور مصائب
کی بھٹی سے وہ باہر نکل آتے ہیں اس کی
ایک واضح مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی وہ دعا ہے جو آپ نے باؤلے کُتّے کے
کاٹے کے ایک مریض عبد الکریم کے لئے کی
چنانچہ اِس واقعہ کی وضاحت کرتے ہوئے
آپؑ لکھتے ہیں:۔

"پانچواں نشان جو ان دنوں میں
ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا
ہے جو درحقیقت احیائے موتٰی میں
داخل ہے تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے
کہ عبد الکریم نام ولد عبد الرحمٰن ساکن
حیدر آباد دکھن ہمارے مدرسہ میں
ایک لڑکا طالب العلم ہے قضاء قدر
سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا
ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی
بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں
واپس آیا۔ تھوڑے دن گذرنے کے
بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر
ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے
بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے
ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا
ہوگئی تب اس غریب الوطن عاجز
کے لئے میرا دل سخت بیقرار ہوا
اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ
پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ
وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر
جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ
سے باہر نکال کر ایک الگ مکان
میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک
احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی
کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج
دی اور پوچھا گیا کہ اِس حالت میں
اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف
سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب
اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب
اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے
دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور
میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے
دعا کرنے کے لئے بہت اصرار کیا
کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ
لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دِل میں یہ
خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو
ایک بُرے رنگ میں اس کی موت
شماتتِ اعداء کا موجب ہوگی۔ تب
میرا دل اس کے لئے سخت درد اور
بیقراری میں مُبتلا ہوا اور خارق
عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار
سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ
کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اِذن
سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے
کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔
غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی
حالت میسّر آگئی اور جب وہ توجہ
اِنتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا
پُورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اس
بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اس
توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع
ہوگئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا
اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا
یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف
رُخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے
پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اُس کو پانی
دیا گیا تو اُس نے بغیر کسی خوف کے
پی لیا بلکہ پانی سے وضوء کر کے نماز

بھی پڑھتی اور تمام رات سوتا رہا۔
اور یہ خوفناک اور وحشیانہ حالت
جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک
بکلی صحتیاب ہو گیا۔ میرے دل میں
فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت
جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے
نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک
کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ
کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ
کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے
میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب
کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور
دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں
پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر
ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات
کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر
اس فن کے کمیٹی میں گورنمنٹ کی
طرف سے سگ گزیدہ کے علاج
کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے
ہمارے تار کے جواب میں صاف
لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں
ہو سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰ تتمہ)

۴۔ شفاعتِ حسنہ کا ایک معنی مغفرت بھی ہے کہ
بعض افراد باوجود خواہش اور تمنا کے اپنے
جسمانی عوارض یا کسی اور روک کی وجہ سے
پوری طرح نیکیوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔
ایک شخص معذور اور بیمار ہے اور روزے
نہیں رکھ سکتا یا مسجد میں جا کر نماز باجماعت
ادا نہیں کر سکتا یا حج کے لئے سفر نہیں کر سکتا
یا جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا حالانکہ ان
نیکیوں کے حصول کے لئے اس کی دلی تمنا
ہے تو ایسے افراد کے لئے حسبِ تعلق
و اطاعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعائیں ان کمیوں کا تدارک بن جائیں گی۔
اور ان کو بھی ان کی نیت کے مطابق وہی
ثواب ملے گا جو پوری تندرستی کی حالت
میں خدمات بجا لانے والوں کو ملتا ہے۔
پنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے معذور افراد کے
بارہ میں فرماتا ہے:۔

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً
وَّلَا كَبِيرَةً وَّلَا يَقْطَعُونَ
وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ
اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
(التوبۃ: ۱۲۱)

اور وہ اللہ کے راہ میں کوئی چھوٹا
سا خرچ بھی نہیں کرتے اور نہ بڑا
اور نہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں
مگر ان کے اعمال میں وہ نیک
کام لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عملوں کا اعلیٰ سے اعلیٰ بدلہ دے۔

۵۔ شفاعتِ حسنہ کا ایک ضمنی مگر زیادہ عام مفہوم قیامت کے روز کی شفاعت ہے۔ یہ اصول اپنی جگہ ثابت ہے کہ روزِ قیامت کے مظاہر اور جنّت و دوزخ اور حیات بعد الممات دراصل انسان کے اپنے ان اعمال کا تشکّل ہوگا جو اس دُنیا میں بجا لائے گئے ہیں۔ جس نے جتنے بڑے کارنامے سرانجام دئے ہوں گے اور ایک انقلابِ عظیم دُنیا میں بپا کیا ہوگا اسی کے مطابق اُس کے جلال اور کارناموں کے اثرات کی عکس بندی ہوگی چونکہ سب سے بڑا رُوحانی انقلاب وہ ہے جسے سرورِ کائنات حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بپا کیا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ پذیرائی کے مظاہر آپؐ سے متعلق دیکھنے میں آئیں گے اور ایک عظیم نجات دہندہ کے رُوپ میں آپؐ کا استقبال ہوگا اور ظہر الفساد فی البرّ والبحر کے دَورِ افتشار میں جس طرح آپؐ کے ذریعہ عالمگیر اصلاح ہوئی اور جس طرح مصائب و آلام میں گھری ہوئی دُنیا کے لئے سُکھ چین اور اطمینان کے نشان ظاہر ہوئے اسی طرح عالمگیر رنگ کے تمثّلات کا ساری دُنیا نظارہ کرے گی اور یہ سب کچھ دیکھ کر وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگی کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی شافعِ محشر اور ہادیٔ اعظم ہیں اور آپؐ ہی کی قیادت میں کائناتِ انسانی جنّت الماوٰی میں داخلہ ہوگا۔

غرض سارے فیضان آپؐ کے دامنِ اطاعت سے ہی وابستہ ہیں اور آپؐ نے اصلاحِ خلق کے لئے جو قربانیاں دی ہیں اور جو متضرّعانہ دعائیں مانگی ہیں اور جو عظیم اور بے مثال کارنامے سرانجام دئے ہیں عالمِ انسانی میں نہ ان کی کوئی مثال ملتی ہے اور نہ کوئی نظیر۔ فصلّ اللہ تعالیٰ علیٰ محمدٍ خاتم الانبیاءؐ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اللّٰھمّ آمین۔

کپڑے کے مشہور دُکان

مجید اینڈ کو

دُکان نمبر ۱۲، ۱۳۔ مراد کلاتھ مارکیٹ۔ ریل بازار فیصل آباد

دُکان کا فون نمبر ۲۵۸۴۴ ؛ رہائش کا فون نمبر ۲۴۷۱۵

ہمارے ہاں گرم چادریں۔ شالیں۔ دُھسّے اور سُپیشل کی چادریں۔ زنانہ سُوٹ وغیرہ تھوک و پرچون مناسب داموں پر دستیاب ہیں۔

مجید اینڈ کو

مُراد کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ موازنۂ تفسیرِ قرآن

حضرت ابراہیم علیہ السلام ائمۃ التبازی تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از محترم جناب مولوی غلام باری صاحب سیفؔ)

سورۃ انبیاء پارہ سترہ میں توحید پرست، بت شکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بت پرستوں سے مکالمہ کا ذکر آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک طرف اُن کے سامنے بُتوں کی بے بضاعتی اور کسمپرسی بیان کرتے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے خالقِ کون و مکان کا ذکر کر کے انہیں اُن کے عقیدہ کی کمزوری پر آگاہ کرتے ہیں۔ پھر انبیاء علیہم السلام کی طرح اپنی استقامت کا ذکر فرماتے ہیں کہ میں اپنی اِس فہمائش، جدّوجہد کو جاری رکھوں گا اور پھر ایک دن بت پرستوں نے دیکھا کہ اُن کے سب بُت پاش پاش کر دیئے گئے ہیں صرف بڑا بُت صحیح و سالم ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک نوجوان ابراہیم ان کے خلاف اکثر کہتے سُنتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو بُلوایا گیا۔ جب وہ گئے تو ان سے پوچھا ابراہیم! کیا یہ تیرا کارنامہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا بل فعلہ کبیرھم ھٰذا فسئلوھم اِن کانوا ینطقون (الانبیاء آیت ۶۴) اِس کو کیا ہے — یہ ان کا بڑا ہے اس سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہوں۔

اِس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے کیا کچھ لکھا ہے۔ آج کے مضمون میں یہی پیش کیا جائے گا۔ بہت سے مفسرین نے فعلہ کا فاعل کبیر کو قرار دیا ہے کہ اِس فعل کا ارتکاب اِس بڑے بُت نے کیا ہے۔ اور جب انہوں نے یہ تفسیر کی تو لازماً انہیں خیال پیدا ہوا کہ یہ تو غلط بیانی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ خدا کے نبی سے کیونکر سرزد ہو سکتی تھی تو انہوں نے بخاری کی اِس حدیث کا سہارا لیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلٰثاً ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھٰذا۔

(بخاری باب قول اللہ عزّ و جلّ واتخذ اللہ ابراھیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے
صرف تین مواقع پر جھوٹ سے کام
لیا دو مواقع تو ذاتِ باری تعالیٰ
کے بارہ میں تھے ایک جب خدا
تعالیٰ کی توحید کے بارہ میں مناظرہ
ہو رہا تھا تو یہ کہا میں بیمار ہوں
دوسرا بتوں کو توڑ تاڑ کر بڑے
بُت کا نام لگا دیا۔

لیکن قرآن مجید کی تفسیر کا اصول ہے کہ اُس کا
ایک حصہ دوسرے کے متضاد نہیں ہوتا کیونکہ خدا
کے کلام میں تضاد نہیں ہو سکتا فرمایا لو کان من
عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً
کثیراً (النساء آیت ۸۳) اور تفسیرِ قرآن کے
لئے اصول ہے کہ القرآن یفسّرُ بعضہ بعضاً
کہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تشریح کرتا ہے
اور قرآن میں یہ آیا ہے:۔

واذکر فی الکتٰب ابرٰھیم
انّہ کان صدّیقاً نبیّاً۔
(مریم آیت ۴۱)

کہ یاد کرو کتاب میں حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا ذکر ہے وہ سچے اور
راستباز نبی ہیں۔

سورہ نحل آیت ۱۲۱ اور سورہ نساء آیت
میں انہیں حنیفاً کہا گیا ہے اور حنیف کے معنے
راستی کی طرف مائل ہونے کے ہیں (مفردات) اس
صورت میں ایک روایت کو بنیاد بنا کر جو درایت
پر پوری نہ اترتی ہو ایک نبی کے متعلق ایسی بات یعنی
جھوٹ کو منسوب کرنا قطعی طور پر صحیح نہیں۔

بے شک بعض مفسرین نے اس آیت میں
ایک یہ تشریح بھی کی ہے کہ فعلہ کا فاعل کبیر
ہے ہی نہیں کہ بل فعلہ کے بعد وقف ہے
اور کبیرھم ھذا فسئلوھم ان کانوا
ینطقون، نیا فقرہ ہے کہ اس کو کیا ہے کرنیوالے
نے۔ تم اس بات کو چھوڑو یہ تمہارا بڑا معبود ہے
اس سے پوچھ لو کون ان کے ساتھ یہ کر گیا۔ جب یہ
بولنے پر قادر ہی نہیں تو ظالمو! ان کو خدا کیسے بنا
رہے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء خدا کے پیغام کی طرف
حکمت اور نرمی سے بلاتے ہیں۔ اُن کی تبلیغ میں
خیر خواہی اور فہمائش کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ وہ
دلوں کو تسخیر کرتے ہیں۔ وہ لڑائی جھگڑے سے
احتراز کرتے ہیں اور آپ کبھی اس میں پہل نہیں کرتے
وہ خدا کے لئے زیادتی اور ظلم کو برداشت کرتے
ہیں اور اُس وقت تک ہتھیار کے بالمقابل ہتھیار نہیں
اُٹھاتے جب تک خدا اجازت نہ دے۔ وہ اخلاق
اور حُسنِ سلوک سے مخالفین کے قلوب کو تسخیر کرتے
ہیں اور بدی کے کانٹوں کو اپنے ہاتھوں سے چُنتے
ہیں۔ خدا کی تائید اُن کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے
دشمن اپنے بد ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا

عدوّ اُن کے لئے آگ بھڑکاتا ہے تو خدا اُس کو گلزار کر دیتا ہے اور پھر جس کی فطرت نیک ہوتی ہے وہ انجام کار اُن کے مشن کو قبول کرتا ہے۔

(۱)

بل فعلہ کبیرھم ھٰذا فسئلوھم ان کانوا ینطقون کی تشریح میں علّامہ جار اللہ زمخشری جو پانچویں صدی ہجری میں ہوئے اپنی تفسیر کشاف میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی جائز ہے کہ انہوں نے حکایتاً کہا کہ یہ تمہارا معبود قادر ہے اور بڑی طاقتوں والا ہے اس سے پوچھو یہ بتا دے گا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ جو کیا ان بتوں میں سے بڑے نے کیا ہے۔ یہ بطور ناراضگی کے ہے کہ اس کی عبادت کرتے ہو چھوٹوں کے ساتھ۔ اور یہ معنے بھی کئے ہیں کہ یہ فعلہ ہے ل کلمہ پر تشدید ہے یعنے شاید اس نے کیا ہو یعنی لعلّ کے معنوں میں ہے کہ اس بڑے سے پوچھو شاید اس نے کیا ہو"

(تفسیر کشاف جزء ثانی مطبوعہ مصر)

(۲)

امام فخر الدین رازی جو چھٹی صدی ہجری کے مشہور مفسر ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

اس بارہ میں دو قول ہیں ایک قول محققین کے لئے کافی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ جھوٹ نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ محدثین کا قول یہ ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور اس کے بعد وہی بخاری اور ترمذی کی حدیث نقل کی ہے اور لکھا ہے بعض کا جو یہ خیال ہے کہ مصلحتاً انبیاء اللہ کی اجازت سے جھوٹ بول سکتے ہیں اس صورت میں تو شریعت پر سے اعتماد اُٹھ جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہیں گے کہ یہ تعریض ہے جسے جھوٹ کہہ دیا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر رازی جزء سادس صـ۵۴۳ تا صـ۶۰۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

سیّد احمد حسن محدّث دہلوی المتوفّٰی سنہ ۱۳۳۸ھ اپنی کتاب احسن التفاسیر میں لکھتے ہیں تفسیر کے شروع میں نوٹ ہے کہ اس تفسیر میں ابن جریر۔ ابن کثیر۔ معالم۔ خازن۔ دُرِّ منثور۔ فتح البیان کا بہترین انتخاب ہے:۔

"قوم کے لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام پر بتوں کے توڑنے کا الزام لگا کر اپنے بادشاہ نمرود کے روبرو اپنی فریاد اس لئے پیش کی کہ وہ بت پرست بادشاہ اس فریاد کو سنکر ابراہیم علیہ السلام کے حق میں کوئی سخت سزا تجویز کرے اور تمام اہلِ دربار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قوم کے لوگ بادشاہی سزا کی
شُہرت کے سبب سے سزا کے موقع
پر آن کر اِس سزا کو آنکھوں سے
دیکھ لیں۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہے جس میں اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ابراہیم علیہ السلام نے دینِ الٰہی کی
حفاظت میں ایسی تین باتیں مُنہ سے
نکالی ہیں جن کی ظاہری صورت جھوٹ
کی سی ہے۔ اِن میں سے یہ بات
نکلتی ہے کہ بُتوں کو خود توڑا اور
بڑے بُت کا نام لیا اور کہہ دیا اگر
تمہارے ان بُتوں میں بولنے کی
طاقت ہو تو اِن سے یہ حال دریافت
کر لیا جاوے۔ حاصل یہ ہے کہ
بڑے بُت کا نام لینے میں ظاہری
صورت تو جھوٹ کی تھی اور حقیقت
میں بل فعلہ کبیرھم ابراہیم
علیہ السلام کا یہ مطلب تھا کہ یہ کام
ایسے بڑے نے کیا ہے جو ان بُتوں
کو صدمہ پہنچانے کی ایسی طاقت
رکھتا ہے جس کے آگے یہ بُت بالکل
عاجز ہیں ... ظاہری صورت کے
جھوٹ سے بھی حشر کے دن ابراہیم
علیہ السلام دُر جاویں گے چنانچہ

صحیح بخاری کی ابوہریرہ کی شفاعت
کی روایت میں اِس کا ذکر تفصیل
سے ہے۔"

(احسن التفاسیر جلد ۴ صفحہ ۲۳۵، صفحہ ۲۳۶
مکتبہ سلفیہ لاہور)

(۴)

چھٹی صدی ہجری کے امام ابوالفرج عبدالرحمٰن
بن جوزی بغدادی اپنی تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر
میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس پر
ناراضگی پیدا ہوئی کہ اِس بُت کے
ساتھ چھوٹے بُتوں کی بھی پُوجا کی جاتی
ہے اِس لئے انہوں نے ان بُتوں کو
توڑ دیا۔ اور یہ جو فقرہ فرمایا
فاسئلوھم ان کانوا ینطقون
یہ بطور حُجّت کے ساتھ کہ یہ تو پتھر ہیں
ان میں بولنے کی بھی سکت نہیں۔ علماء
کا خیال حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے اِس قول کے بارہ میں مختلف ہے
ایک قول اُن کا یہ ہے کہ بے شک
اس کی صورت جھوٹ کی ہے لیکن
مقصود بُت پرستوں کو اِس امر سے
آگاہ کرنا ہے کہ جن میں بولنے کی بھی
طاقت نہیں وہ معبود کیسے ہو سکتے
ہیں اور اس کی مثال فرشتوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داؤد علیہ السلام کو یہ کہنا انّ ھٰذا
اخی کہ یہ میرا بھائی ہے حالانکہ وہ
ان کا بھائی نہ تھا اور فرشتے کا یہ کہنا
کہ لہٗ تِسعٌ وتسعون نعجۃ
کہ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں
حالانکہ اُس کے پاس کچھ بھی نہ تھا تو
یہ بھی داؤد علیہ السلام کو تنبیہ یا آگاہ
کرنے کی خاطر تھا اور اِس قسم کی
گفتگو کو عرب جھوٹ نہیں کہتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کلام تعریض
کی خاطر ہے۔ امام کسائی کے بارہ میں
روایت ہے کہ وہ بل فعلہ کے بعد
وقف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بل
فعلہ کے معنے یہ ہیں کہ اِس کو کیا
ہے کسی کرنے والے نے۔ پھر وہ
کبیرھم ھٰذا کو نیا کلام قرار
دیتے تھے اور قُرّاء نے بل فعلہ
کو ل کی تشدید سے پڑھا ہے کہ
شاید اِسے بڑے نے ہی کیا ہو۔

ابنِ قتیبہ نے کہا یہ تعریض ہے اور
ابن الانباری نے کہا کہ ابراہیم کا یہ
قول بحث کی خاطر صدق ہی تھا اور
یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت
ابراہیم نے صرف تین بار جھوٹ بولا
ہے تو یہ جھوٹ کے مشابہ ہے لیکن
جھوٹ نہیں ہے اور یہ تعریض ہے
اور تعریض کلام میں حجّت کی خاطر قابلِ
مذمّت نہیں ہے۔ اس کے بعد مصنّف
تعریض کی مثالیں پیش کرتا ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک
بڑھیا کو فرمایا تھا کہ جنّت میں کوئی
بوڑھی نہیں جائے گی اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کے مطالبہ پر
کہا تھا کہ میں سواری کے لئے تمہیں
اُونٹ کا بچّہ دوں گا اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے
موقع پر اثناءِ راہ جب کسی نے پوچھا
تھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں تو انہوں
نے کہا میرا رہبر (GUIDE) جو میری
راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے
ھادٍ یھدینی السّبیل"

(زاد المسیر فی علم التفسیر
جزء خامس صفحہ ۳۵۸ تا صفحہ ۳۶۳)

(۵)

آٹھویں صدی ہجری کے مفسّر امام بیضاوی
نے اپنی تفسیر میں یہ بیان فرمایا ہے:-

حضرت ابراہیم کا یہ قول بل فعلہ کبیرھم
ھٰذا فسئلوھم اِنْ کانوا ینطقون میں اُن
سے استہزاء اور امکانِ خصم ہے اِس کے بعد وہ
مثال دیتے ہیں کہ جیسے ایک بدخط والا کسی اچھے

خط والے کو کہے کہ یہ تم نے لکھا ہے تو وہ جواب میں کہے نہیں تو نے لکھا ہے۔

اِس کے بعد امام بیضاوی لکھتے ہیں کہ یہ متعلق ہے ان کانوا ینطقون کا۔ اور فعلہ کی ضمیر کا مرجع فتیً یا ابراھیم ہے اور کبیرھم ھٰذا مبتدا اور خبر ہیں۔

اِس کے بعد امام صاحب تین جھوٹ والی حدیث نقل کر کے کہتے ہیں کہ یہ تعریض ہے جس کی صورت جھوٹ سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔

(بیضاوی جزء ثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶)

مکرم ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :-

"ابراہیم کے آنے پر انہوں نے پوچھا کیوں ابراہیم تُو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ اُس نے جواب دیا بلکہ یہ سب کچھ اُن کے اِس سردار نے کیا ہے۔ ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔

یہ آخری فقرہ خود ظاہر کرتا ہے کہ پہلے فقرے میں حضرت ابراہیم نے بُت شکنی کے اِس فعل کو بڑے بُت کی طرف جو منسوب کیا ہے اِس سے اُن کا مقصد جھوٹ بولنا نہ تھا بلکہ وہ اپنے مخالفین پر حُجّت قائم کرنا چاہتے تھے۔ یہ بات انہوں نے اِس لئے کہی تھی کہ وہ لوگ جواب میں خود اِس کا اقرار کریں کہ ان کے یہ معبود بالکل بے بس ہیں اور ان سے کسی فعل کی توقع تک نہیں کی جا سکتی ایسے مواقع پر ایک شخص استدلال کی خاطر جو خلافِ واقعہ بات کہتا ہے اس کو جھوٹ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ نہ تو وہ خود جھوٹ کی نیت سے ایسی بات کہتا ہے اور نہ اِس کے مخاطب ہی اِسے جھوٹ سمجھتے ہیں۔ کہنے والا اِسے حُجّت قائم کرنے کے لئے کہتا ہے اور سُننے والا بھی اُسے اِسی معنے میں لیتا ہے۔

بدقسمتی سے حدیث کی ایک روایت میں یہ بات آگئی ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زندگی میں تین مرتبہ جھوٹ بولا ہے ان میں ایک جھوٹ تو یہ ہے۔" (تفہیم القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۶۷)

(۷)

علّامہ علاء الدین آٹھویں صدی ہجری کے مفسّر ہیں انہوں نے اپنی تفسیر الخازن میں اِس آیت کے تحت لکھا ہے:-

"یہ اُن کے خلاف حُجّت کے لئے کہا تھا کہ تم ان کی عبادت کرتے ہو ان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوچھو تو یہ کس نے کیا ہے۔ اگر یہ
بولنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ گویا ان
پر اُن کے معبودوں یعنی بُتوں کی
عجز اور بے بسی ثابت کی۔ اور اسکے
یہی معنے تھے کہ میں نے یہ کیا ہے۔
اِس کے بعد وہی تین جھوٹوں والی
حدیث بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ
فَعَلَهٗ کو حضرت ابراہیم نے مشروط
کیا ہے ان کا نوا ینطقون سے۔
اس کے بعد امام بغوی کے حوالہ سے
لکھا ہے کہ افضل یہی ہے کہ یہ جھوٹ
احتجاج یعنی حجّت کے لئے تھا کہ اللہ
نے حضرت ابراہیم کو بُت پرستوں کی
اصلاح اور اُن کی توبیخ کے لئے
اس کی اجازت دے دی تھی جیسے کہ
حضرت یوسف کو اجازت دے دی
تھی جب کہ اُن کی طرف سے منادی
کرنے والے نے کہا تھا کہ اے
قافلے والو! تم چور ہو۔ لیکن اِس
احتمال کی صورت میں شریعت پر
اعتماد نہیں رہتا۔ اِس لئے یہی
کہیں گے کہ یہ معراض یعنی توریہ
یا اخفا ہے جو جھوٹ کے مشابہ ہے
جھوٹ نہیں ہے۔"

(تفسیر الخازن جلد ۴، ۵)

(۸)

حضرت المصلح الموعود المتوفّٰی ۱۹۶۵ء تفسیر کبیر میں اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"پھر اُنہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اے ابراہیم کیا یہ سب تیری کرتوت ہے۔ ابراہیم نے کہا ہاں بل فعلہ یہ کام کسی نے کیا تو ضرور ہوگا بغیر کسی کے کرنے کے آپ ہی آپ تو ہو نہیں سکتا۔ کبیرھم ھٰذا۔ اب یہ بُت اِن میں سے سب سے بڑا ہے تو ان صاحب سے پوچھو۔ اگر بُت بول سکتے ہیں تو یہ صاحب جواب دیں گے مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔ بل فعلہ کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ بل فعلہ فاعلٌ یعنی یہ کام کسی نے تو ضرور کیا ہوگا اِس صورت میں بل کے معنے اضراب کے نہیں ہوں گے بلکہ تصدیق کے ہوں گے کہ ہاں کسی نے تو کیا ہی ہوگا اور وقف سے ثابت ہوتا ہے کہ اگلا حصّہ الگ ہے، اور اِس میں سوال کیا ہے کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو اِس بڑے بُت سے پوچھ لیتے،

دوسرے معنے یہ ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی عادت کے مطابق تعریضاً کلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں کہ نہیں میں نے کیوں کرنا تھا
اس نے کیا ہوگا۔ ایسے کلام سے مُراد
انکار نہیں ہوتا بلکہ یہ مُراد ہوتا ہے
کہ کیا یہ سوال بھی پوچھنے والا تھا۔
میں نہ کرتا تو کیا اس بُت نے کرنا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم)

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "کمالاتِ اسلام" میں حضرت ابراہیمؑ کی طرف جھوٹ کو منسوب کرنے والے کو غلط کار قرار دیا ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۵۹۷، صـ۵۹۸
رُوحانی خزائن)

ریویو آف ریلیجنز کے مضامین ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات کے تحت ہی لکھے جاتے تھے اور بعض اوقات آپ نوٹ دے دیتے اور پھر آپ کی ہدایات کے تحت لکھنے والا مضمون لکھتا

(تاریخ احمدیت جلد سوم صـ۲۰۹) اس رسالہ کی جلد ۲ نمبر ۱ میں عصمتِ انبیاءؑ پر ایک مفصل مضمون کئی اقساط میں شائع ہوا ہے جو ایک پادری کے اعتراضات کے جواب میں ہے اس مضمون میں حضرت ابراہیمؑ کے اس واقعہ کے بارہ میں لکھا ہے:۔

"یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ فَعَلَهٗ کے بعد وقف ہے اس لئے اس فعل کا فاعل اس میں مقدر ماننا پڑے گا اور معنے یہ کریں گے کہ کیا جس نے کیا اور کبیرھم ھٰذا الگ جملہ ہوگا کہ یہ ان کا بڑا موجود ہے چونکہ فعل اور فاعل کے درمیان اس طرح پر وقف نہیں آیا کرتا اس لئے یہ معنے نہایت صحیح اور اقرب الی الفہم ہیں۔ اگر کبیرھم کو فَعَلَهٗ کا فاعل بھی مان لیا جاوے تب بھی حرج لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے حضرت ابراہیمؑ کا منشاء کسی امر کو چھپانے کا نہ تھا بلکہ صرف بُت پرستوں کو اُن کی بیوقوفی کی طرف توجہ دلانے کا تھا کہ ایک طرف تو وہ اس بات کو مانتے تھے کہ اُن کے بُتوں میں وہ طاقتیں ہیں جن سے زمین و آسمان کے کاروبار چل رہے ہیں اور دوسری طرف سب سے بڑے بُت میں اس قدر طاقت بھی تسلیم نہ کر سکتے تھے کہ وہ چھوٹوں کو توڑ سکے۔ اگر اس کو جھوٹ کہا جاوے تو اس کی غرض صرف اپنے قصور کا اخفاء ہو سکتی تھی لیکن حضرت ابراہیمؑ نے کبھی اپنے اس فعل کو چھپانا نہیں چاہا بلکہ وہ عام مجلس میں تمام مشرکین کو مخاطب کر کے علانیہ کہہ چکے تھے

تاللہ لاکیدن اصنامکم کہ خدا
کی قسم میں تمہارے بتوں سے جنگ
نہیں کروں گا جس سے صاف اُن کا
منشاء یہ تھا کہ میں اُن کو توڑ ڈالوں گا
اس اعلانیہ اظہار کی وجہ سے بت
پرستوں کو پتہ بھی لگ گیا تھا کہ انکا
توڑنے والا سوائے ابراہیم کے اور
کوئی نہیں پھر اخفاء کے کیا معنے ہو
سکتے ہیں .... اس سے معلوم ہوگا کہ
حضرت ابراہیمؑ تو کبھی جھوٹ کے
مرتکب نہیں ہوئے اور قرآن کریم
ایسے عقیدے کو رد کرتا ہے۔"

(ریویو جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۲۸۴، صفحہ ۲۸۵)

مفسرین نے اس بارہ میں جس حدیث کا ذکر کیا ہے اُس بارہ میں اسی مضمون میں درج ہے :-

"کوئی حدیث اہلِ اسلام کے نزدیک معتبر نہیں ہو سکتی جو قرآن شریف کے خلاف ہو۔ اب قرآن شریف تو حضرت ابراہیمؑ کو صدیقاً نبیاً کا خطاب دیتا ہے یعنی نہایت ہی صادق نبی۔ اس کے مقابلہ میں کسی حدیث کو کس طرح معتبر مان سکتے ہیں جس میں ایسے صادق کی طرف کذب منسوب کیا گیا ہو۔ کیونکہ حدیثوں میں بہت سے موضوعات کا بھی مجموعہ ہے اس لئے کوئی حدیث قابلِ سند نہیں جو قرآن کریم کے مخالف ہو .... کون مسلمان ہے جو قرآن کریم کے الفاظ صدیقاً نبیاً کے باوجود بھی حضرت ابراہیمؑ کو اس لئے جھوٹا مانے گا تاکہ حدیث کا ایک راوی سچا ثابت ہو۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۲۸۴)

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔بی۔انارکلی۔لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ لھوک و پرچون واسکی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔انارکلی۔لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کا مخفی دورِ حیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم سوال کا جواب

(از مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق۔ لاہور)

آیتِ قرآنی وَاٰوَیْنٰھُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کا مفہوم حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر یہ منکشف ہؤا کہ اِس خطۂ ارضی سے مُراد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا دارالہجرت کشمیر ہے۔ صلیب کے بعد کنعان سے کشمیر تک انہوں نے سفر کیا۔ اِس مفہوم پر ایک اہم اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آنے والے مسیحا کا ذکر عہدِ عتیق میں کتاب پیدائش سے لے کر ملاکی نبی کی کتاب تک ہمیں ملتا ہے۔ کیا کہیں یہ بھی ذکر ہے کہ آنے والا موعود ارضِ مقدسہ سے نکل کر بلادِ شرقیہ میں چلا جائے گا۔ اور ایک سرسبز و شاداب بلند چوٹی پر جہاں چشمے جاری ہیں اُسے پناہ ملے گی۔ عہدِ عتیق کے بعد عہدِ جدید کے نوشتوں میں یہ ذکر ہونا چاہیئے تھا لیکن وہاں بھی نہیں ہے۔ دوسری صدی کے آباءِ کلیسیا اور نصاریٰ کو اِس بات کا علم کیوں نہ ہؤا کہ اُن کا آقا ۱۲۵ سال کی عمر میں کشمیر میں فوت ہؤا اور وہاں مدفون ہے؟ حضرت مسیحؑ کی ۸۰/۸۵ سال کی زندگی مخفی کس طرح ہو گئی؟ اِس مفہوم کا سوال لندن کانفرنس میں بھی ہؤا تھا۔ اِس سوال کے جواب سے پیشتر ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ سوال صرف یہ نہیں کہ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام مخفی کیوں ہو گئے؟ بلکہ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ واقعۂ صلیب کے کچھ عرصہ بعد ایک ایک کر کے بیشتر حواری حضرت مریمؑ سمیت یروشلم کے منظرِ عام سے غائب ہو گئے۔ یہ پورا قافلہ کہاں گیا؟ پراٹسٹنٹ علماء تحقیق و جستجو میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں ان سے پوچھئے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریمؑ کہاں تھیں؟ کس جگہ تشریف لے گئیں؟ وہ جب فوت ہوئیں تو چرچ کو کچھ پتہ لگا؟ یروشلم میں ایک قبرِ مریم تھی ویٹی کان نے کھول کر دیکھی تو خالی پائی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عصرِ حاضر میں پاپائے اعظم نے اس عقیدہ کو اپنے CREED میں شامل کر لیا کہ حضرت مریمؑ کا جسم عنصری اس قبر سے نکل کر آسمان پر چلا گیا اور وہاں وہ زندۂ جاوید ہیں۔ لیکن پراٹسٹنٹ مانتے ہیں کہ وہ اسی زمین پر اپنی زندگی گزار کر فوت ہوئیں بتائیے وہ کہاں رہیں۔ اُن کی قبر کہاں ہے؟ واقعہ صلیب کے ڈیڑھ ماہ بعد حضرت مریمؑ حواریوں کے ساتھ مل کر عبادات میں حصہ لیتی رہیں (اعمال ۱/۱۴) امریکن انسائیکلو پیڈیا میں ہے "اس کے بعد ہمارے پاس کوئی یقینی خبر نہیں کہ حضرت مریم کہاں گئیں اور نہ ہمیں یہ علم ہے کہ کب اور کس جگہ انہوں نے وفات پائی۔" قرنِ اولیٰ کے نصف میں پطرس کہاں تھے؟ نئے عہد نامہ میں ہے کہ وہ انطاکیہ گئے پھر بابل سے انہوں نے مکتوب بھیجا۔ کیتھولک مانتے ہیں کہ بابل سے مراد روم ہے پطرس ۲۵ سال تک روم میں رہے وہیں ان کو صلیب دی گئی اور ویٹی کان میں دفن ہیں۔ پراٹسٹنٹ علماء کہتے ہیں کہ روم میں وہ مرے سے گئے ہی نہیں۔ ان کے مزار کی باقاعدہ کھدائی ویٹی کان کی نگرانی میں ہوئی پطرس کا مصلوب ڈھانچہ برآمد نہیں ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ جب پطرس بہت بوڑھے ہو کر فوت ہوئے (جس کی پیش خبری انجیل میں ہے۔ یوحنا ۲۱/۱۸) تو چرچ کو کسی نے اطلاع دی؟ ان کے ذمہ حضرت مسیحؑ کے برّوں اور بھیڑوں کی چوپانی تھی یہ مشن کس طرح بپایۂ تکمیل پہنچا؟ حضرت مسیحؑ نے پطرس کو مخاطب ہو کر کہا تھا کہ تُو میرے پیچھے آئے گا؟ اس سے کیا مُراد ہے۔ پطرس اپنے آقا کے نقشِ قدم پر کہاں گئے؟ وہ غائب کیوں ہو گئے؟

اسی طرح ہم پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت مسیحؑ کا محبوب حواری متی کہاں ہے؟ اس کی وفات کی خبر کلیسیا کو کب ملی تھی؟ وہ کس جگہ مدفون ہیں؟ اعمال فلپ قرونِ اولیٰ کی کتاب ہے اُس میں ہے کہ وہ پارتھیا میں تبلیغ کرتے رہے۔ اس سلطنت کی حدود سندھ سے فرات تک وسیع تھیں وہ بلادِ شرقیہ میں کہاں غائب ہو گئے؟ رسولوں کے اعمال کی کتاب ایتھوپی زبان میں ملتی ہے اس میں ہے کہ متی حواری بنی اسرائیل کے دس گُم شُدہ فرقوں کی تلاش میں نکلے وہ اُس ارضِ مقدسہ میں گئے جہاں یہ فرقے بسے ہوئے تھے (اپوکرفو ٹیسٹامنٹ از ایم۔ آر۔ جیمس ص ۴۷۱) ایک ارضِ مقدسہ گویا کنعان ہے اور ایک وہ سرزمین جہاں بنی اسرائیل کے دس فرقے آباد ہوئے۔ یہ ارضِ مقدسہ کہاں ہے؟ اسباطِ عشرہ آج کہاں ہیں؟ متی کا انجام کیا ہوا؟ چرچ کے پاس کیا ان سوالوں کا جواب ہے؟ اعمال میں ہے کہ متی واقعہ صلیب کے بعد حواریوں کی پہلی مجلس میں شریک تھے (۱/۱۳) اس کے بعد نئے عہد نامہ میں ان کا کوئی ذکر نہیں صرف توما کے متعلق ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کہاں گئے؟ قرونِ اولیٰ کا نوشتہ "اعمال توما" ایک اہم دستاویز ہے کو محرّف شکل میں ہے لیکن یہ بات وثوق سے کہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاسکتی ہے کہ توما ٹیکسلا میں آئے کیونکہ اس زمانہ
میں ہند کے شمال مغرب میں بنی اسرائیل آباد تھے
پھر وہ سواحل مالابار کی طرف چلے گئے وہاں بھی
بنی اسرائیل تھے۔ مائیلاپور (مدراس کے نواحی
علاقہ) میں وہ شہید ہوئے وہاں ان کا مشہور
مزار ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

توما کے علاوہ حواریانِ مسیح کے انجام کے
بارہ میں یقینی خبر چرچ کے پاس نہیں ہے۔ ایک
سربرآوردہ انگریز اپنی کتاب "نسطورین۔ دسویں
گم شدہ قبائل" میں لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے
کم و بیش بارہ سال بعد بیشتر حواری یروشلم کے
منظر سے غائب ہو گئے کیوں نہ ہم یہ مانیں کہ بلادِ
شرقیہ میں آگئے تھے جہاں دسویں گمشدہ فرقے آباد
تھے۔ اِن کھوئی ہوئی بھیڑوں کا تعاقب اور ان کی
تلاش حواریانِ مسیح کا مفوضہ مشن تھا اس کو
پورا کرنا ضروری تھا۔ مکاشفات باب ہفتم میں مشرق
میں آباد ایک لاکھ چوالیس ہزار بنی اسرائیل کا
ذکر ہے کہ وہ حضرت مسیح کے دامن سے وابستہ
ہو گئے۔ مصنف کہتا ہے کیوں نہ ہم مانیں کہ حواریوں
میں سے کسی کی مساعی کا یہ ثمرہ تھا؟

ایک دوسرے مغربی عالم کے یہ الفاظ قابلِ
غور ہیں :-

اعمال کے پہلے باب میں حواریانِ
مسیح کی موجودگی کا ذکر ہے وہ چرچ
کے سردار تھے ــــ لیکن کچھ عرصہ
بعد یکایک وہ منظر سے غائب ہو گئے
اس کے بعد ان کا کوئی ذکر نہیں
تا آنکہ تیسری صدی کی روایات میں
ان کا ذکر ملتا ہے۔ ایک عقیدہ پروان
چڑھا کہ بیشتر حواری بلادِ شرقیہ
میں آگئے تھے۔ غالباً ان یہودی
قبائل میں تبلیغ کے لئے جو ان علاقوں
میں آباد تھے۔

(THE THINKER'S HAND
BOOK BY HECTOR
HAWTON P. 195)

ظاہر ہے کہ واقعہ صلیب کے کچھ عرصہ بعد
حواریانِ مسیح یروشلم میں موجود نہیں تھے بیشتر
حواریوں کے انجام کے بارہ میں تاریخ خاموش
ہے۔ یروشلم میں حضرت مریمؑ یوحنا کے گھر میں مقیم
تھیں۔ تاریخ کلیسیا میں قدیم روایت ہے کہ
جب یوحنا ایشیا میں گئے تو مریم ان کے ہمراہ تھیں
اعمال فلپ میں ہے کہ یوحنا پارتھیا میں تشریف
لے گئے وہاں بعض دوسرے حواری بھی تھے۔ پطرس
بھی پارتھیا میں تھے۔ گویا حواری بلادِ شرقیہ میں آگئے
تھے کیوں نہ یہ سمجھا جائے کہ یوحنا حضرت مریمؑ کو
چھوڑنے گئے تھے کیونکہ اس کے بعد وہ حضرت مسیحؑ
کے ہمراہ بلادِ شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئیں۔

اِس تفصیل سے ظاہر ہے کہ سوال صرف
حضرت مسیحؑ کا نہیں بلکہ مریم صدیقہ اور حواریانِ

مسیح کا بھی ہے۔ یہ مشترکہ ذمہ داری ہے چرچ
اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اِس جملہ معترضہ کے
بعد اب آیئے اصل سوال کے جواب کی طرف۔ اِس
دلچسپ اور اہم سوال کا جواب بائیبل کے نوشتوں،
عہدِ جدید کی کتابوں اور آثار سے نکلنے والے
صحیفوں میں موجود ہے۔ غلط تشریحات نے
اخفا کا ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اسے اُٹھا کر دیکھئے
قرآنی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ مختصراً اِس سوال
کا جواب درجِ ذیل ہے :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

بائیبل میں تیسری صدی قبلِ مسیح کے نوشتوں
میں ہے کہ جلاوطن ہونے والے بنی اسرائیل بلادِ
شرقیہ میں ہند تک پراگندہ ہیں (آستر ۱/۱، ۳/۸)
پھر لکھا ہے کہ ان منتشر قبائل کے لئے ایک چوپان
مقدر ہوگا وہ کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرے گا۔
لکھا ہے بنی اسرائیل

"پاسبان کے نہ ہونے کی وجہ سے
پراگندہ ہو گئے اور تمام دشتی
درندوں کی خوراک بنے میری بھیڑیں
تمام پہاڑوں اور سب اُونچی پہاڑیوں
پر آوارہ ہو گئیں اور میرے گلے
تمام روئے زمین پر پراگندہ ہو
گئے اور کوئی نہ تھا جو ان کو پوچھے
اور کوئی نہ تھا جو ان کی تلاش کرے
... (بالآخر) میں ان کے لئے
ایک ہی چوپان مقرر کروں گا جو
ان کو چرائے گا۔"

(حزقی ایل ۳۴/۵-۶، ۳۴/۲۳)

چوپان سے مُراد آنے والا مسیح ہے۔ اِس
پیشگوئی کی تعبیر میں یہ کہا گیا کہ آنے والے مسیحا نے
ارضِ مقدسہ میں پراگندہ قبائل کو بحال کرنا ہے
(حزقی ایل ۳۴/۱۳) یہ ایک اجتہادی غلطی تھی اِس میں
حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے یہود بھی مبتلا
تھے۔ جب آپ نے اِس امر کا اظہار کیا کہ میں نے
یہاں سے چلے جانا ہے

"تب یہودیوں نے آپس میں کہا کہ
یہ کہاں جائے گا کہ ہم اسے نہ پائیں گے
کیا ان کے پاس جائے گا جو غیر قوموں
میں پراگندہ ہیں۔" (یوحنا ۷/۳۵، ۱۰/۱۶)

یہود کا خیال تھا کہ مسیح نے ہمیشہ ارضِ مقدسہ
میں رہنا ہے (یوحنا ۱۲/۳۴) لہٰذا یہاں سے جانے کا
سوال پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح نے اِس غلطی کو
یہ کہہ کر دُور کر دیا

"میں جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈو گے
اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں
جاتا ہوں تم نہیں آسکتے۔"

(یوحنا ۸/۲۱)

صحفِ سماوی میں یہ پیشگوئی تھی کہ آنیوالا
مسیحا موت کے مُنہ سے بچایا جائے گا۔ وہ بنی اسرائیل
کے بڑے مجمع میں جائے گا اور وہاں تبلیغ کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی عمر دراز ہوگی اور وہ اپنی نسل در نسل دیکھ کر
خوش ہوگا (زبور ۲۲ یسعیاہ ۵۳) پھر یہ بھی خبر
دی گئی کہ بنی اسرائیل تمام پہاڑوں اور سب اونچی
پہاڑیوں پر پراگندہ ہیں اس لئے ان کا چوپان زمین
کے کناروں تک ان کی تلاش میں جائے گا اور ان کو
پانیوں کے چشموں والی سرزمین میں بسائے گا۔
"وہ راہوں میں چریں گے اور
ہر ایک ٹیلے پر ان کی چراگاہ ہوگی
وہ نہ بھوکے ہوں گے نہ پیاسے
اور نہ گرمی اور دھوپ سے ان کو
کچھ ضرر پہنچے گا کیونکہ ان کا رحمان
ان کا ہادی ہوگا اور پانی کے چشموں
کی طرف ان کو لے جائے گا۔ میں
اپنے سب پہاڑوں کو راہ بناؤں گا۔"
(یسعیاہ باب ۴۹)

(۲)

مکاشفات یوحنا عارف میں اشارہ ہے کہ
یہ پیشگوئی حضرت مسیح کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔
مشرق میں ایک لاکھ چوالیس ہزار بنی اسرائیل
ان پر ایمان لے آئے۔ اس طرح مسیح ان قبائل کی
"کلہ بانی کرے گا اور ان کو آبِ حیات
کے چشموں تک پہنچائے گا اور خدا
ان کی آنکھوں کا ہر آنسو پونچھ
دے گا۔"
(مکاشفات ۷ باب)

مکاشفات میں ایک لطیف اشارہ اور بھی
ہے کہ قرن اولیٰ کے آخر تک حضرت مسیح کی اُمّت
دُنیا کے ایک بلند پہاڑ پر موجود تھی۔
سات فرشتوں میں سے ایک
فرشتہ مجھ سے مخاطب ہوا اور کہا
کہ آ میں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی بیوی
(اُمّتِ مسیحا) دکھاؤں گا اور مجھے
وجد کی حالت میں ایک بڑے اور
اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور اس نے
اس مقدس شہر یروشلم کو آسمان
پر سے خدا کے پاس سے اُترتے
دکھایا... اس شہر میں برّے (یعنی
مسیح) کے بارہ رسولوں کے بارہ
نام لکھے ہوئے تھے۔ (۲۱/۹-۱۰)
یہ پیشگوئی اِس لحاظ سے ذو معنی ہے کہ
اس میں دُنیا کے پہاڑوں پر بننے والے یروشلم کی
بنیاد پر آسمانی یروشلم کا نظارہ کروایا گیا پیشگوئی
اور کشوف کا ایک پس منظر ہوتا ہے جس کی بنیاد پر
آئندہ کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح
کی اُمّت چونکہ دُور مشرق میں ایک بلند پہاڑ پر
بسائی گئی۔ اس نئے یروشلم کے پس منظر میں آسمانی
یروشلم کے نزول کی پیشگوئی کی گئی جو کہ مسیح موعود
کے زمانہ میں پوری ہونے والی تھی۔

(۳)

بائیبل کے اپوکرفا (اسفار مخفیہ) میں

عزرِ چہارم ایک اہم صحیفہ ہے اس میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل جلاوطنی میں گئے تو اُن کے دس اسباط فرات کے پار بسائے گئے وہاں سے وہ دُور مشرق میں چلے گئے یہ صُعبناک سفر ڈیڑھ سال میں ختم ہؤا وہ اوزارۃ "ارضِ آخر" یعنی ایک دوسری زمین میں جا بسے اور دُنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ جب مسیح آئے گا تو وہ ان گُم شدہ فرقوں کو تلاش کرے گا اور دوبارہ ارضِ مقدّسہ میں لا بسائے گا لیکن ان کو لیکر وہ خود ایسا گُم ہو گا کہ نام و نشان نہیں ملے گا جس طرح یہ پتہ نہیں کہ سمندر کی پنہائیوں میں کیا ہے؟ اسی طرح کوئی نہیں جانے گا کہ دس اسباطِ عشرہ اور ان کا چوپان کہاں ہے؟ یہ راز سینہ گیتی میں مخفی رہے گا تا آنکہ آخری زمانے میں یومِ موعود آئے گا اس دَور میں حقائق منکشف ہو جائیں گے اور اصل حقیقت منظرِ عام پر آجائے گی۔ صحیفہ عزرا میں ایک کشف کے دَوران یہ باتیں بیان ہوئی ہیں۔ استعارے کے حوالے سے اگر بات واضح نہیں ہوئی تو آیئے اب تاریخی حقائق کی طرف۔

(۴)

تیسری صدی عیسوی کے کتباتِ ایران[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمنوں اور بدھوں کے درمیان یہود و نصاریٰ آباد ہیں۔ ان کتبوں میں بلادِ شرقیہ کے عیسائیوں کو "ناصرا" کہا گیا۔ مغرب کے عیسائیوں کو "کرسچین" کا نام دیا گیا۔ علماء حیران ہیں کہ ناصرا اور کرسچین میں فرق کیا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ برہمنوں اور بدھوں کے علاقہ میں بنی اسرائیل آباد تھے ان میں سے جو لوگ حضرت مسیح ناصریؑ کے دامن سے وابستہ ہوئے وہ عبرانی میں ناصرا کہلائے جبکہ مغرب کے عیسائی یونانی زبان میں کرسچین کے نام سے موسوم ہوئے۔ بھوشن پران میں صاف لکھا ہے کہ برہمنی علاقہ (وادیٔ گنگ و جمن) کے ماسوا سارا علاقہ مُوسیٰ کے پیروؤں سے بھرا ہؤا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح (کنعان سے) ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں آگئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک الہامی صحیفہ تھا جس کی مناجات ان کی زبان پر تھیں جب یہ خبریں مغرب میں پہنچیں تو آباءِ کلیسیا میں ایک تلاش اور جُستجو پیدا ہوئی اس وقت کلیسیا میں ایک عظیم شخصیّت پن ٹینس کی تھی وہ سکندریہ کے کے مدرسۃ البنات کا صدر تھا۔ یہ شخص سکندریہ سے منزلیں مارتا ہؤا ہندوستان کے شمال مغرب میں آیا یہاں عبرانی النسل عیسائی آباد تھے اور ان کے پاس عبرانی زبان اور حروف میں انجیل موجود تھی۔

(CRUCIBLE OF CHRISTIANITY P. 277)

(۵)

اڑیسہ میں قرنِ اوّل کے عیسائیوں نے

---

[1] HERITAGE OF PERSIA BY R.N. FRYE P. 286 NOTE, 30.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظموں کا ایک مجموعہ مرتّب کیا۔ نظمیں سُریانی زبان میں ہیں۔ ۴۲ خوبصورت نظموں کا یہ مجموعہ احتساب کی نذر ہو گیا اور کچھ ایسا غائب ہوا کہ پندرہ سَو سال کی گمشدگی کے بعد ۱۹۰۹ء میں سراغ ملا۔ اِن نظموں کا انگریزی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ تاریخ میں اِس مجموعہ کو حضرت مسیح کے خطاب ابنِ داؤد کی مناسبت سے ODES OF SOLOMON کا نام دیا گیا۔ ان کی خصوصیّت یہ ہے کہ بعض نظموں میں حضرت مسیح علیہ السلام خود دُنیا سے مخاطب ہیں۔

نظم ۲۸ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں مجھے جان سے مار دینے کی پُوری کوشش کی گئی اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا۔ میرے دشمنوں نے مجھے مُردہ سمجھا حالانکہ میں زندہ تھا۔ وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن اسے پا نہ سکے۔

نظم ۱۷ میں ہے کہ جن لوگوں نے (مزعومہ موت) کے بعد مجھے دیکھا وہ ٹھٹھک کر رہ گئے۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب و غریب انسان پایا۔ میں اپنے اسیروں کو رہائی دینے کے لئے روانہ ہو گیا۔ میں ان لوگوں کے دلوں میں اپنی محبّت ڈال دوں گا جس سے وہ مُنتشر ثمرات ہو جائیں گے۔

نظم ۱۰ میں ہے کہ مُنتشر لوگ مجتمع ہو گئے۔ دُنیا کی بلند جگہوں میں انہوں نے مجھے قبول کر لیا۔

نظم ۳۳ میں ہے کہ مسیح اور ان کی والدہ ایک بلند چوٹی پر ہیں جہاں سے ان دونوں نے دُنیا کو خطاب کیا۔

نظم ۱۱ میں ہے کہ ایک فردوس بریں یا جنّتِ ارضی میں حضرت مسیح اور ان کی اُمّت کو بسا دیا گیا جہاں اُنہوں نے رُوحانیت کے بیج بوئے۔ درختوں کی کڑواہٹ کو مٹھاس میں بدل دیا۔

ابتدائی عیسائیوں کی اِس "دُرِّ ثمین" سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت مسیح کی منازلِ سفر اور ان کے انجام سے بعض حلقے بخوبی واقف تھے۔ سُریانی کلیسیا فرات کے پار بلادِ شرقیہ میں پھیلی ہوئی تھی اہلِ کلیسیا صلیب کے بعد حضرت مسیح کے حالات سے متعارف تھے تبھی اِس قابل ہوئے کہ نظموں میں ان حالات کو ڈھال کر پیش کر دیا۔

علاوہ ازیں دوسری صدی کے آباد کلیسیا میں یہ بات مشہور ہوئی کہ حضرت مسیح بڑی عمر میں فوت ہوئے ہیں چرچ ہسٹری میں لکھا ہے کہ شمعون پاپیاس کے بانی (وفات ۱۳۰ عیسوی) میں ایسی کہانی مشہور ہے "یسوع" ایلیاس سینیٹ" یعنی بڑی عمر تک زندہ رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(EARLY HISTORY OF MURCH BY DUCHESNE P. 105)

پیش کردہ تاریخی حقائق میں زیرِ نظر سوال کا جواب بڑی حد تک موجود ہے۔ نئے انکشافات ہو رہے ہیں مکمل تحقیق کے لئے کچھ انتظار کرنا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

(مرتبہ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب پریمی سابق مبلغ مغربی افریقہ)

کینیا:۔

مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ انچارج کینیا مشن لکھتے ہیں کہ ۲۲۔ اگست کو کینیا کے صدرِ مملکت اچانک انتقال کر گئے۔ ان کی وفات پر مسلم و غیر مسلم سب نے تعزیتی پیغامات بھجوائے۔ بیرونی حکومتوں نے بھی پیغامات بھجوائے اور تدفین کے وقت بیرونی ممالک کے وفود بھی شامل ہوئے جن میں پاکستان کے صدرِ مملکت بھی شامل تھے۔ خاکسار نے اس موقع پر چار صفحات کا ایک خصوصی پمفلٹ مرحوم صدر کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں اس امر کا تفصیل سے ذکر کیا گیا کہ مرحوم بابائے قوم نے ہمارے سواحیلی ترجمۃ القرآن کو ۱۹۵۲ء میں نظر بندی کی حالت میں متعدد بار پڑھا تھا اور اس کا بعد میں دینی پبلک تقاریر میں بھی ذکر کیا تھا۔ دراصل اسلامی تعلیم کا ان کے دل پر خاص اثر تھا جس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے سارے سیاسی مخالفین کو معاف کر دیا تھا اور ایسے قومی اتحاد کی بنیاد رکھی جس کے نتیجہ میں ملک نے ان کے زیرِ سایہ تیرہ سال تک ہر لحاظ سے ترقی کی۔

تنزانیہ:۔

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تنزانیہ سے تحریر کرتے ہیں کہ

۱۔ ایک افریقن نوجوان YAHYA AHMADINI جو سالانہ نمائش میں ہمارے سٹال کے سامنے شور مچاتا اور مخالفت کرتا تھا اب حلقہ بگوشِ احمدیت ہو گیا ہے۔ وہ خود بیان کرتا ہے کہ کس طرح اس نے ہمارے سٹال میں شور مچایا تھا اور آخرکار صداقت کا شکار ہو گیا۔

۲۔ امسال ایک غیر از جماعت افریقن ادیب و شاعر نے سواحیلی زبان کی شاعری کے بارہ میں ۲۴ صفحات پر مشتمل ایک کتاب تحریر کی جو کہ LONG MAN والوں نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے سواحیلی اشعار کا عربی، فارسی اور اردو اشعار سے موازنہ کرتے ہوئے جو عربی، فارسی اور اردو اشعار

کتاب میں شائع کئے ہیں وہ سارے کے سارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں۔ ان اشعار کو مع حوالہ اور مع سوانحی ترجمہ دیا گیا ہے اور دیباچہ میں جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ کتاب مارکیٹ میں آچکی ہے اور علمی طبقہ میں بہت مقبول ہو رہی ہے۔

مارلیشس :-

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مشن مارلیشس تحریر فرماتے ہیں :-

عرصہ زیرِ رپورٹ میں جماعتِ احمدیہ مارلیشس کی جملہ برانچیں مرکزی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق ہمہ تن مصروفِ عمل رہیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ تعلیم القرآن کلاس جلسہ ہائے پیشگوئی مصلح موعود، سیرۃ النبیؐ اور خلافت ڈے میٹنگز، اجتماعاتِ اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ احباب جماعت کے لئے بے حد مفید ثابت ہوئے۔ سیرۃ النبیؐ اور خدام الاحمدیہ سنٹرل کے جلسوں میں دیگر تا مور شخصیات کے علاوہ وزیر لیتھ آنریبل رامچرن صاحب شریک ہوئے جنہوں نے احمدیہ جماعت کی خدمات کو بہت سراہا۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مندرجہ ذیل اہم شخصیات کو قرآن مجید مع دیگر اسلامی لٹریچر مشن کی طرف سے پیش کیا گیا :-

(۱) ہندوستان کے وزیرِ خارجہ ہز ایکسی لینسی اٹل بہاری باجپائی (۲) حکومتِ امریکہ کے مارلیشس میں سفیر ہز ایکسی لینسی رابرٹ کیلے (۳) حکومتِ بنگلہ دیش کے وزیرِ صنعت و حرفت جناب جمال الدین صاحب (۴) مغربی جرمنی کے صدر ہز ایکسی لینسی والٹر شیل۔ مؤخر الذکر کی خدمت میں ان کی مارلیشس آمد پر استقبالیہ ایڈریس بھی پیش کیا گیا اور قرآن مجید کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مشن نے ۱۶ اپریل کو جزیرہ بھر میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے یوم التبلیغ منایا ایک روز میں تین ہزار روپیہ سے زیادہ کی مالیت فروخت کیں ۱۵۰ سے زائد افراد نے تبلیغ ڈے میں شرکت کی۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۹ افراد بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سرینام۔ جنوبی امریکہ :-

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سرینام (جنوبی امریکہ) تحریر فرماتے ہیں کہ :-

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ سرینام کو پیغامِ احمدیت پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ ملا ہے ہمیں ریڈیو پر ہفتہ وار تقریروں کا موقع ۱۹۷۵ء سے حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کا رنگ ہی نرالا ہے۔ اس میں عجیب طاقت اور تاثیر ہے ہمیں سرینام ریڈیو پر بھی اس کا تجربہ ہوا۔ ہماری ہر تقریر میں قرآن و حدیث کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر، دلائل اور نشانات نے معجزانہ

رنگ دکھایا ہے۔ اب تک ڈیڑھ سو سے زیادہ تقریریں ہو چکی ہیں مگر سننے والوں کے اشتیاق کا یہ حال ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ ربوہ کی پہلی تقریر شروع ہو رہی ہے۔ اِس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ تقاریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کی آمیزش ہوتی ہے۔ نُصِرتُ بِالرُّعب والی بات حضورؑ کے علمِ کلام کے لفظ لفظ سے ظاہر ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں لندن کانفرنس کی تمام تقریروں کو ہم نے ریڈیو کے ذریعہ سرینام کے لوگوں تک پہنچایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ سرینام کی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے اور سرینام کے باسیوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نائیجیریا:۔

نائیجیریا میں قرآنی نمائش اِس دفعہ اوگون سٹیٹ (OGUN STATE) کے صدر مقام ایبے کوٹہ (ABEOKUTA) میں منعقد ہوئی۔ نمائش کے افتتاح کے لئے الحاج اے۔ اے۔ ایکن لوپیڈے کمشنر برائے اسٹیبلشمنٹ و ٹریننگ اوگون سٹیٹ جناب ایم۔ او لا۔ برائیمو کمشنر برائے صحت (جناب برائیمو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں) کی معیت میں مقامِ نمائش پر پہنچے۔ تلاوت قرآنِ پاک کے بعد محترم امیر صاحب نائیجیریا مشن نے صدرِ مجلس اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اپنی تقریر میں بیان کیا کہ قرآن کریم جو کہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے ہر فرد تک پہنچانے کا جماعتِ احمدیہ نے بیڑا اٹھایا ہے۔ قرآن کریم کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم امیر صاحب کے ترحیبی کلمات کے بعد صدرِ مجلس نے فرمایا کہ قرآنی نمائش کے اِس مبارک سلسلہ کو مزید کوشش اور محنت سے آئندہ بھی جاری رکھا جائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ نائیجیریا کے اِس علاقہ میں اسلام سے روشناس کرانے کے سلسلہ میں احمدیہ مسلم مشن نے جو کردار ادا کیا ہے اس کی ستائش کرنا مبالغہ نہیں۔

اِس موقع پر صدرِ مجلس نے دوسرے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اِن کوششوں میں فرقہ وارانہ تعصب سے بالاتر ہو کر جماعتِ احمدیہ کا ہاتھ بٹائیں۔

صدرِ مجلس کے افتتاحی خطاب کے بعد الحاج ایچ۔ اے۔ ایکن لوڈے نے "قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے ہدایت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اِس کے بعد صدرِ مجلس نے نمائش کا افتتاح کیا اور "کتاب تأثرات" میں لکھا کہ "میں اِس نمائش سے اِس قدر محظوظ ہوا ہوں کہ اگر وقت ملا تو دوبارہ اِس نمائش کو مزید تفصیل سے دیکھنے کے لئے آؤں گا۔"

اوگون براڈ کاسٹنگ سروس نے خبروں کے تمام نشریوں میں اِس نمائش کا ذکر کیا۔ ہزارہا لوگوں نے اِس نمائش کو دیکھا اور ہمارے کام کو سراہا۔

اخباروں میں بھی نمائش کی خبریں اور تصاویر شائع ہوئیں۔ نمائش کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں میں جماعت کے شائع کردہ قرآن کریم اور اسلامی کتب کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔

انڈونیشیا:۔

مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج انڈونیشیا مشن لکھتے ہیں کہ:۔

انڈونیشیا میں اس وقت علی الترتیب پانچ اور سات مرکزی و لوکل مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ۷۸ مساجد ہیں اور ۷۳ جماعتیں (امسال تین نئی مساجد اور تین نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں) جماعت کے تین مدارس ہیں جن میں دینی تعلیم دی جاتی ہے

انڈونیشیا مشن کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ شائع کیا گیا:۔

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی	۵ ہزار
۲۔ کشتی نوح	۵ ہزار
۳۔ ایک غلطی کا ازالہ	۵ ہزار
۴۔ مسائل زکوٰۃ	ایک ہزار

مشن کی طرف سے درج ذیل لٹریچر شائع ہوتا ہے:۔ (۱) سینار اسلام (ماہوار رسالہ) (۲) لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک رسالہ جس کا نام DERI LAJNAH ہے۔ (۳) ایک بلیٹن ماہوار خدام الاحمدیہ کی طرف سے۔ (۴) "الھشام" یہ ماہوار بلیٹن ہے جو ہمارے مبلغ صالح الشبیبی شائع کرتے ہیں۔

کپڑے کی عظیم دُکان

مُراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۲۲۷۴۰ — ۲۷۷۶۷

ہر قسم کے پارچات۔ اُونی۔ سُوتی۔ ریشمی۔ بنارسی ساڑھیاں۔ لہنگا سُوٹ۔ کمبل۔ گرم سُوٹنگ وغیرہ واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں

بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ انصار اللہ کا اہم دَور

(محترم رشید احمد صاحب شاہد وکالتِ تصنیف تحریکِ جدید)

مجلسِ انصار اللہ کی خوش قسمتی ہے کہ اُسے متواتر ایسے عظیم قائد میسّر آتے رہے جنہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگائے ہوئے پودے کو ترقی سے ہمکنار کر کے ایک تناور درخت بنا دیا۔ نومبر ۱۹۶۵ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر سرفراز فرمایا تو ایک سال تک حضور بدستور مجلس انصار اللہ کے صدر رہے لیکن بعد میں خلافت کی وسیع اور گوناگوں ذمہ داریوں کے پیشِ نظر آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو نائب صدر نامزد فرمایا۔ آپ ایک سال تک نائب صدر کی حیثیت سے حضور کی زیرِ ہدایت مجلس کے کاموں کی نگرانی فرماتے رہے۔ پھر اس کے بعد متواتر تین مرتبہ صدارت کے لئے منتخب ہوئے۔ آپ کی صدارت کا دَور تیرہ سال کی طویل مدّت پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے اپنے دَورِ صدارت میں اپنی عالی حوصلگی اور عالی ظرفی سے اپنے معاونین کے دلوں میں عزّت و احترام کا ایک خاص مقام پیدا کیا اور مجلس کے کاموں کو انہیں خطوط پر استوار کیا جن خطوط پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کی راہنمائی فرمائی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جس تبدیلی کی ضرورت پیش آئی یا کسی نئے امر کو متعارف کرانے کی حاجت محسوس ہوئی آپ نے حسبِ حالات باحسن اِس فریضہ کو انجام دیا۔ آپ کے دَورِ صدارت میں مجلس کے مختلف شعبوں میں جو ترقی ہوئی اس کی ایک جھلک پیشِ خدمت ہے۔

قیادت مجالسِ بیرون

بیرونی ممالک میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ترقی کے پیشِ نظر وہاں بھی ذیلی تنظیموں کے قیام کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ اس کے لئے قیادت مجالس بیرون کے نام سے ایک نئی قیادت تشکیل دی گئی۔ اس قیادت کے ذریعہ بیرونی ممالک کے مشنوں سے رابطہ رکھا جاتا ہے۔ اس وقت صرف انگلستان میں ہی چودہ مقامات پر مجالس انصار اللہ قائم ہیں اور ان کا اپنا ریزرو فنڈ بھی ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ، یورپ

افریقہ اور ایشیا کے کئی ممالک میں خدا کے فضل سے مجالس قائم ہو چکی ہیں جن میں سے بعض مجالس بڑے عمدہ طریق سے تعلیم و تربیت اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

بڑی مجالس کی تنظیمِ نو

پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں مجالس انصار اللہ قائم ہیں ان میں سے بعض شہروں کی مجالس اتنی بڑی تھیں کہ ایک زعیمِ اعلیٰ کے لئے کام سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا چنانچہ ایسی مجالس کے کام کو تیز کرنے کے لئے اور مسابقت کی رُوح کو مزید پروان چڑھانے کے لئے انہیں کئی حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا اور الگ الگ زعماء مقرر کئے گئے۔ اِس وقت قریباً تیرہ بڑے شہروں کی مجالس کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

سنڈے کلاسز کا اجراء

بڑی جماعتوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے اور ان کی رُوحانی و اخلاقی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا کہ ہفتہ میں ایک دن مقرر کیا جائے اور بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی جائے تاکہ وہ اسلام و احمدیت کے لئے مفید اور بابرکت وجود ثابت ہوں کیونکہ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری خاص طور پر انصار اللہ کے سپرد ہے۔

شوریٰ ناظمینِ اضلاع

مرکزی مجلسِ شوریٰ جو موسمِ بہار میں منعقد ہوتی ہے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے صدرِ محترم کی زیرِ ہدایت شوریٰ پر آئے ہوئے ناظمینِ اعلیٰ، ناظمینِ اضلاع اور مرکزی قائدین انصار اللہ کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا تاکہ اِس طرح باہمی تعارف ترقی کرے اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ مجالس کے کام کو مزید آگے بڑھایا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ خاص انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے ترقی و وسعت کے پیشِ نظر اور جاری کاموں کو تکمیل سے ہمکنار کرنے کے لئے صدرِ مجلس نے انصار اللہ کو اِس طرف توجہ دلائی کہ وہ مجلس کے چندہ جات پوری شرح سے ادا کریں اور مخیّر و ذی ثروت احباب سے یہ اپیل بھی کی کہ وہ کم از کم یکصد روپیہ بطور عطیہ پیش کریں اللہ تعالیٰ نے اِس تحریکِ خاص میں بڑی برکت ڈالی چنانچہ انصار اللہ کے ریزرو فنڈ میں کافی روپیہ جمع ہو گیا اور اکتوبر ۱۹۷۱ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ کو گاڑی خریدنے کی ہدایت فرمائی تو فوری طور پر اس فنڈ کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش کو عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ اِس کے علاوہ اور کئی ہنگامی ضرورتیں اِس فنڈ کے ذریعہ

پوری کی گئیں۔

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممالکِ بیرون کے جلسہ سالانہ پر آنے والے وفود کی سہولت کے لئے مرکزی تنظیموں کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اپنے اپنے طور پر مہمانوں کے لئے معیاری گیسٹ ہاؤس تعمیر کریں۔ مجلس انصار اللہ کے متعلق بعض کا خیال تھا کہ وہ شاید اِس عظیم مالی بار کی متحمل نہ ہو سکے لیکن صدرِ مجلس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پورے عزم کے ساتھ اِس کام کو شروع کروایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے دوسری تمام تنظیموں سے قبل انصار اللہ کا نہایت عمدہ گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو گیا۔

یتامیٰ کی خبر گیری کی تحریک

جماعتِ احمدیہ میں یتامیٰ کی خبر گیری کا ایک مؤثر نظام موجود ہے مجلس انصار اللہ نے اِس اہم کام میں نمایاں کردار ادا کرنے کی خاطر صدرِ مجلس کی زیرِ ہدایت یہ پروگرام بنایا کہ اراکینِ انصار اللہ خاص طور پر اِس طرف توجہ کریں چنانچہ ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے تجویز کیا کہ ہر جگہ مناسب افراد بطور گارڈین مقرر کئے جائیں۔ اخبارات و رسائل کے ذریعہ احباب کو اِس طرف متوجہ کیا جائے اور قائدین و انسپکٹران کے ذریعہ ایسے بچوں کی روحانی و اخلاقی نشوونما کا جائزہ لیا جاتا رہے تاکہ وہ سوسائٹی پر بار بننے کی بجائے دُنیا کے لئے مفید ثابت ہوں۔

دفتر دوم اور انصار اللہ

۱۹۶۸ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو اِس طرف توجہ دلائی کہ وہ دفتر دوم کے وعدوں اور ادائیگیوں کا معیار انیس روپے فی کس سے تیس روپے فی کس تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے صدرِ مجلس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ الگ طبع کروا کر تمام مجالس کو ارسال کیا گیا اور کئی ایک اَور اقدام بھی کئے گئے۔ ان کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی چنانچہ ۱۹۷۳ء تک دفتر دوم کی اوسط ۲۴ روپے تک پہنچ گئی۔

قیادت قلم دوستی

مجلس انصار اللہ کے اراکین کو بیرونی ممالک کے احباب سے متعارف کروانے کے لئے اور رشتۂ اخوت و مودّت کو ترقی دینے کے لئے ایک قیادت قلمی دوستی قائم کی گئی۔ یہ قیادت ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اور اسے مؤثر اور فعّال بنانے کے لئے کوشش جاری ہے۔

اسلامی معاشرہ

اِسلامی معاشرہ کیا ہے۔ اس کی ہیئتِ ترکیبی کیسی ہونی چاہیئے۔ اس میں کن امور کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس کے قیام کے لئے معاشرہ پر کیا کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اِن امور کی وضاحت کے لئے صدرِ مجلس نے ۱۹۷۲ء میں ایک سلسلہ تقاریر شروع فرمایا جو کچھ التواء کے بعد ۱۹۷۸ء تک جاری رہا۔ اب ان تقاریر کو کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے یہ کتاب جماعت کے لٹریچر میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہو گی۔

صحابہ کی روایات کا ریکارڈ اور فوٹو

اِس دَور کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور روایات ان کی اپنی آواز میں ریکارڈ کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ اِس وقت تک ۳۶ صحابہ کی روایات ریکارڈ کی جا چکی ہیں ۲۰۰ سے زائد فوٹو بھی اکٹھے کئے جا چکے ہیں۔

سالانہ بجٹ

اِس دَور میں مجلس انصار اللہ کو جو ترقی نصیب ہوئی اس کا اندازہ اِس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اِس دَور میں مجلس کا سالانہ بجٹ ۷۰۰۰ روپے سے بڑھ کر تین لاکھ چوبیس ہزار روپے تک پہنچ گیا۔ گویا اِس دَور میں اس میں ۴۷ گنا اضافہ ہوا۔

غرض اِس وقت مجلس انصار اللہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے اس کا اپنا زیرِ رو فنڈ ہے۔ اشاعت لٹریچر کا انتظام ہے۔ تربیتی اجتماعات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ سالانہ اجتماع کی رونق سال بہ سال ترقی پذیر ہے اور مجلس ہر پہلو سے ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
فون دُکان ۶۲۶۱۸
فون رہائش ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اَب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب
اِتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۴۴۸۴۷ ربوہ فون ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الامام امام الکلام

بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں ❊ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اِس دِلستاں میں ❊ ہوئے بدنام ہم اِس سے جہاں میں
عدوّ جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ❊ نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مُجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فسُبحان الّذی اخزی الاعادی

کروں کیونکر ادا میں شُکرِ باری ❊ فدا ہو اُس کی راہ میں عمر ساری
مرے سر پر ہے منّت اس کی بھاری ❊ جلی اِس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی اُس نے بنا دی
فسُبحان الّذی اخزی الاعادی

تُجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ❊ کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احسان میرے سر پہ ہیں بھارے ❊ چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے ❊ کہ وہ کُوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اِس نے روشن کر دیا ہے ❊ اندھیرے گھر کا میرے وہ دِیا ہے
خبر لے اے مسیحا دردِ دل کی ❊ تیرے بیمار کا دَم گھُٹ رہا ہے
محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ ❊ ہماری جان و دِل جس پر فدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے ❊ محمدؐ جو کہ محبوبِ خُدا ہے
ہو اِس کے نام پر قُربان سب کچھ ❊ کہ وہ شاہنشاہ ہر دو سرا ہے
اِسی سے میرا دِل پاتا ہے تسکین ❊ وہی آرام میری رُوح کا ہے
خُدا کو اِس سے مِل کر ہم نے پایا ❊ وہی اِک راہِ دِیں کا راہنما ہے
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے ❊ ہمارے دِل جگر کو چھیدتا ہے

ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنّت" کا "باب" جانے دے

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے "لاجواب" جانے دے

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بُلا قریب کہ یہ خاک پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار جانے دے

مطلعِ انوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر کرن پھوٹی کھلا در مطلعِ انوار کا ❊ تذکرہ یورپ میں ہے اِسلام کی یلغار کا

صاف گوئی دیکھ کر اِک مردِ حق آگاہ کی ❊ رنگ پھیکا پڑ گیا ہے چہرۂ اغیار کا

نورِ حق جب آئے گا تو تیرگی چھٹ جائیگی ❊ کب تلک روکے گی ظلمت راستہ انوار کا

ناصرِ دینِ متیں کی کوششوں سے دیکھئے ❊ سینہ شق ہونے لگا تثلیث کے پندار کا

پاس آتی جا رہی ہے "منزلِ کسرِ صلیب" ❊ دُور ہوتا جا رہا ہے مرحلہ اِنکار کا

منزلیں جس کے قدم لینے کو خود ہوں فرشِ راہ ❊ کون روکے راستہ اُس قافلہ سالار کا

سنگپارے اُس کی باتوں سے پگھل کر رہ گئے ❊ مُعجزہ دیکھا یہ ہم نے اُس لبِ گفتار کا

جس کی آنکھوں میں نہاں ہے منزلوں کی روشنی ❊ اِک جہاں قائل ہے جس کی عظمتِ کردار کا

جس کو دیکھا ہی نہیں جس کی محبّت دِل میں ہے ❊ مَیں تو پیاسا ہوں فقط اُس حُسن کے دیدار کا

وہ مسیحِ وقتؑ کا وارِث محبّت کا امام ❊ جس کے دِل میں موجزن ہے اِک سمندر پیار کا

وہ تو اپنوں کے کرم کا بھی گِلہ کرتا نہیں
کیا بُرا مانے گا ثاقبؔ طعنۂ اغیار کا

ثاقبؔ زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلَم اِسلام کا لہرا رہے ہیں

وہ نالے رحمتیں برسا رہے ہیں
جو ہو کے آسماں سے آ رہے ہیں

ہمیں ہیں جو حریمِ کبریا کو
شمیمِ عشق سے مہکا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو پیامِ مصطفےٰؐ کو
بلادِ غیر میں پہنچا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو فلک کی وسعتوں میں
عَلَم اِسلام کا لہرا رہے ہیں

ہمیں ہیں جو کہ اطرافِ جہاں میں
کلامِ پاک کو پھیلا رہے ہیں

ثریّا پر جو ایماں جا چکا تھا
ثریّا سے وہ ایماں لا رہے ہیں

وہی مَے ہے وہی ہے دستِ ساقی
نہ جانے آپ کیوں گھبرا رہے ہیں

مبشّر تمتما اُٹھیں گے چہرے
مسرّت کے وہ دِن بھی آ رہے ہیں

مبشر احمد راجیکی

میرا رسولؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر اک رہِ حیات میں رہبر مرا رسولؐ ❊ شافعِ میانِ عرصۂ محشر مرا رسولؐ

دیدہ وروں کے دیدۂ بینا کی روشنی ❊ میرے جہانِ شوق کا خاور مرا رسولؐ

پہنچی ہے اُس کے حُسن کی خوشبو چمن چمن ❊ عطرِ رضائے حق سے معطّر مرا رسولؐ

مُجھ کو گماں ہُوا کہ ہے نُورِ خُدا یہی ❊ نُورِ خُدا سے یُوں ہے منوّر مرا رسولؐ

خیرِ کثیر لایا ہے اُس در سے ہر گدا ❊ صاحبِ نظر و وارثِ کوثر مرا رسولؐ

فاراں کی چوٹیوں سے جو لشکر کبھی چلا ❊ اُن قدسیوں میں تھا سرِ لشکر مرا رسولؐ

کیا کیا نہ انبیا کو ہوئیں رفعتیں نصیب ❊ ان رفعتوں کی آخری حد پر مرا رسولؐ

میری نگاہِ شوق کا مرکز وہی تو ہے ❊ میرے خیال و فکر کا محور مرا رسولؐ

اپنا اُسے کہوں تو مُجھے ٹوکتے ہیں لوگ ❊ مَیں تو مگر کہوں گا مکرّر مرا رسولؐ

ناہیدؔ کامیاب ہوں کر لے اگر قبول
ہنگامۂ وغا میں مرا سر "مرا رسولؐ"

عبدالمنان ناہیدؔ

جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب تبسّم
ایم۔اے، پی ایچ ڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارواں چل دے گا، گردِ کارواں رہ جائے گی
ہم نہیں ہوں گے، ہماری داستاں رہ جائے گی

ہم بناتے ہیں ستارے رات کے پچھلے پہر
اب ہماری یادگار اِک کہکشاں رہ جائے گی

لو، بہارِ جاوداں کو مِل گیا اِذنِ نزول
ہاتھ مَلتی باغ سے دُور اَب خزاں رہ جائے گی

بجلیوں سے ہے بنایا ہم نے اپنا آشیاں
برق اگر اِس پر گِری بن کر دُھواں رہ جائے گی

زلزلے صدہا لئے پھرتے ہیں یہ کشکول میں
گر بگڑ بیٹھے گدا، دُنیا کہاں رہ جائے گی!

ہوں گے تعمیر ان جگہوں پر تازہ اقلیموں کے شہر
خاک، ان کے پاؤں کی جھڑ کر جہاں رہ جائے گی

آدمی چہرے بدل کے گر یونہی بکتے رہے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
عظمتِ انسانیّت باقی کہاں رہ جائے گی

رات کے چوروں کو سمجھا دو کہ پو پھٹنے لگی
جو چھپا دے جُرم وہ ظلمت کہاں رہ جائے گی

اپنی کشتی کا ہے کیا! اُبھری، پھر آگے بڑھ گئی
بگڑے طوفانوں کی لیکن داستاں رہ جائے گی

فطرت اپنی خامشی کا راز وا کرنے کو ہے
شورشِ اغیار بن کر اِک فغاں رہ جائے گی

یار نے جب اِک نگاہِ خشم ڈالی بزم پر
کون مُنہ کھولے گا؟ کس مُنہ میں زباں رہ جائے گی؟

پھر فرشتوں کو زمیں کے وارثوں کی ہے تلاش
اِک نئے آدم کا یہ بن کر مکاں رہ جائے گی

اِک سے اِک بڑھ کر تبسّم! یُوں تو ہیں اہلِ سخن
یاد تجھ مجذوب شاعر کی زباں رہ جائے گی

جنابِ عبدالکریم قدسی۔ لاہور

نونہالانِ جماعت...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں! بہرحال، سِتم کو بھی کرم کہنا ہے
تم کو طُوفاں میں چٹانوں کی طرح رہنا ہے
پھر زبانوں کو بھی آلُودۂ شکوہ نہ کرو
صبر کو جسم پہ خوش ہو کے اگر پہنا ہے
"گالیاں سُن کے دُعا دو" کہ یہ راہِ حق میں
شرف و اعزاز ہے عظمت ہے بڑا گہنا ہے
غم کے دریا کو بہرطَور جو کرنا ہے عبور
مُسکراتے ہوئے ہر تیرِ سِتم سہنا ہے
تم کو سَیلابِ تعصب سے غرض کیا قُدسی
ایک دِن اس کو نشیبوں کی طرف بہنا ہے

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر یہ ہے شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو"

جنابِ آفتاب احمد صاحب بسملؔ۔ کراچی

قرآن پاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآں کلامِ حضرتِ عالی جناب ہے ❊ جس میں نہیں ہے کوئی بھی شک وہ کتاب ہے

اِس کے ہر ایک لفظ میں ہے نُور لم یزل ❊ جو حرف جس جگہ ہے وہیں انتخاب ہے

ہے طالبانِ حق کے لئے چشمۂ ہُدیٰ ❊ یہ منبعِ فیوض ہے اُمّ الکتاب ہے

رُوحانیت کے پھول کِھلے ہیں ہر ایک سُو ❊ اور فاتحہ تو واقعی رشکِ گلاب ہے

عقبیٰ کے اِمتحاں کا یہی ایک ہے نصاب ❊ جو حرزِ جاں بنائے اِسے۔ کامیاب ہے

سارے علومِ معنوی اِس سے ہیں فیض یاب ❊ یہ آسمانِ علم کا وہ آفتاب ہے

اِس پر عمل ہے سب کے لئے باعثِ نجات ❊ پڑھنا بھی اِس کتاب کا کارِ ثواب ہے

اِنسان کی فلاح کا منشُور ہے یہی ❊ جنّت کی یہ کلید ہے رحمت کا باب ہے

جو اِس سے پیار کرتے ہیں وہ خوش نصیب ہیں ❊ اُن پر خدا کا فضل و کرم بے حساب ہے

عشقِ کلامِ پاک ہے پروانۂ نجات ❊ اعراض اِس سے موجبِ کُفر و تباب ہے

اِس کے بغیر اُمیدِ رضائے خدائے پاک ❊ یکسر خیالِ خام سراسر سراب ہے

اِس کی ہر پیاس جس کو وہ ہوتا نہیں ہے سیر ❊ جس کا نشہ ہے دائمی یہ وہ شراب ہے

ہے اِس کا ایک وصف الف لام میم بھی ❊ اِس میں ہر اعتراض کا شافی جواب ہے

ہے یہ کتاب ظاہر و باطن میں بے مثال ❊ یعنی کہ ہر لحاظ سے یہ لاجواب ہے

بسملؔ کو بھی بفضلہٖ قرآں سے ہے عشق

محبُوب جاں و دِل سے اُسے یہ کتاب ہے

جنابِ فیضؔ چنگوی صاحب

دم توڑ رہی ہے تاریکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ نورِ سحر دیکھ اُبھرا ہے، اور صوتِ بانگِ درا گونجی
ظلمت کے پردے چاک ہوئے، نغموں میں ڈھلی ہے خاموشی
وہ دیکھ اُفق پر ہلچل ہے، وہ دیکھ اُجالے تڑپے ہیں
وہ نور کی کرنیں پھوٹی ہیں، دم توڑ رہی ہے تاریکی

شبنم کے موتی بکھرے ہیں، گلشن کے پتے پتے پر
گل مہکا بلبل چہکا ہے، ہر شاخ نے لی ہے انگڑائی
پھولوں کا پیامِ خوش لے کر، وہ موجِ صبا دیکھ آئی ہے
پھر جذبۂ دل نے کروٹ لی پھر خفتہ تمنا جاگ اٹھی

کرنوں سے فضا معمور ہوئی، معمور ہوئی پُر نور ہوئی
تسلیم و رضا کا وقت آیا، وہ دیکھ کہ شمعِ طور جلی
اُٹھ عہدِ وفا کا وقت آیا، اُٹھ جاگ دعا کا وقت آیا
اُٹھ آہِ رسا کا وقت آیا، یہ عرشِ بریں سے صدا آئی

اُٹھ دل کی شمع فروزاں کر، اُٹھ راہِ سفر کا ساماں کر
کچھ درد کا اپنے درماں کر، وہ دیکھ کھلی نوخیز کلی
اے ذوقِ سفر اُٹھ باندھ کمر، بستی سے نکل شہروں سے گذر
دریاؤں سے اور صحرا سے گذر، بستی نہ دکھا منزل ہے کڑی

ہر لب پر ذکرِ جام ہوا، پینے کا اِذنِ عام ہوا
دِل دھڑکا آنکھ پیام ہوئی اِک بات کِسی نے کہہ ڈالی
مشکوک خیالوں سے چل کر، وہ دارِ تجسّس تک آئے
اور دارِ تجسّس سے آگے کچھ بات نہیں اَب بن سکتی

یہ کون ہے پاک زمیں والا، یہ کون ہے آخر متوالا
یورپ کو تجسّس میں ڈالا کرتا ہے باتیں اَنہونی
با شکل و شبیہہ فرزانہ، اللہ رے تجمّل شاہانہ
با نطقِ نرم فقیہانہ، با لُطفِ نگاہِ ہمدردی

تثلیث کے اور کفّارہ کے، عُقدے کو حل کیا جس نے
کشمیر میں ابنِ مریم کی، تُربت کی نشانی بتلادی
اِسلام کا ناصر کہتے ہیں، تثلیث کا کافر کہتے ہیں
سُولی کا کاسر کہتے ہیں، پھیلی ہے جہاں میں دُھوم اِس کی

وہ سُولی جس پہ نازاں تھے سب عیسائی اور نصرانی
حیرت میں غلطاں پیچاں ہیں دیکھی جو شکستہ چُور پڑی
وہ نُورِ سحر فیضؔ اُبھرا ہے اور صَوتِ بانگِ درا گونجی
ظُلمت کے پَردے چاک ہوئے نغموں میں ڈھلی ہے خاموشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دیکھ اُفق پر ہلچل ہے، وہ دیکھ اُجالے تڑپے ہیں
وہ نُور کی کِرنیں پھُوٹی ہیں، دَم توڑ رہی ہے تاریکی

جنابِ محمّد صدّیق صاحب امرتسری
سابق مبلّغ مغربی افریقہ وحال انگلستان

بَن کے مِہر و لُطف کی تصویر جینا سیکھئے

بن کے صبر و ضبط کی تصویر جینا سیکھئے ❊ کھا کے سینہ پر جفا کے تیر جینا سیکھئے
نقدِ جاں کہتے ہیں جس کو دردمندانِ وفا ❊ بیچ کر وہ عشق کی جاگیر جینا سیکھئے
اِک حیاتِ نَو عطا کر دے جو مُشتِ خاک کو ❊ بن کے ایسی بے نظیر اکسیر جینا سیکھئے
"فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں" ❊ مثلِ ربطِ حلقۂ زنجیر جینا سیکھئے
کربلا کے دشت میں آلِ محمّدؐ کی طرح ❊ کھا کے زخمِ خنجر و شمشیر جینا سیکھئے
بے اثر جاتی نہیں دیکھی کبھی فریادِ عشق ❊ بن کے اِک فریادِ پُرتاثیر جینا سیکھئے
جبر و اِستبداد و نخوت ہیں یزیدی خصلتیں ❊ آپ مثلِ حضرتِ شبّیرؓ جینا سیکھئے
اِمتحانِ عشق میں گر موت بھی ہو سامنے ❊ لب پہ لا کر نعرۂ تکبیر جینا سیکھئے
آسرا ہے نصرتِ ربِّ محمّدؐ کا ہمیں ❊ سامنے رکھ کر یہی تدبیر جینا سیکھئے
جو ہیں حق کے درپئے آزار آپ اُن کیلئے ❊ بن کے مِہر و لُطف کی تصویر جینا سیکھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفعتِ اِسلام کا اسلاف نے دیکھا جو خواب
بن کے آپ اُس خواب کی تعبیر جینا سیکھئے

جنابِ احسن اسمٰعیل صاحب۔ گوجرہ

زندگی کا اِک نیا انداز "تحریکِ جدید"

زندگی کا اِک نیا انداز "تحریکِ جدید" ❊ قُدرتِ ثانی کا اِک اعجاز "تحریکِ جدید"

اُمّتِ مرحُوم پھر سے ہو رہی ہے سربلند ❊ اِک نئی پرواز کا آغاز "تحریکِ جدید"

"احمدیت" اِک چراغِ راہِ دینِ مصطفٰےؐ ❊ مصلحِ موعُودؓ کی آواز "تحریکِ جدید"

ظُلمتوں کے دَور سے دُنیا کو پھر بخشی نجات ❊ مایۂ صد افتخار و ناز "تحریکِ جدید"

تپتے صحراؤں میں گونجی ہے صدائے لَآ اِلٰہَ ❊ نعرۂ تکبیر کی دمساز "تحریکِ جدید"

عزمِ راسخ، شوقِ پیہم، عالمِ دیوانگی ❊ ہیں رحیلِ کارواں کے ساز "تحریکِ جدید"

اُن مجاہد بھائیوں کو اور شہیدوں کو سلام ❊ جن کی عظمت کا ہے گویا راز "تحریکِ جدید"

رنگ لائے گا کبھی تو جانثاروں کا لہو ❊ پھر دکھائے گی کوئی اعجاز "تحریکِ جدید"

منزلِ مقصود احسنؔ! آگئی نزدیک تر
غلبۂ اِسلام کی غمّاز "تحریکِ جدید"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنابِ چوہدری شبّیر احمد صاحب
وکیل المال اوّل تحریکِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ نشانِ خدا تعالیٰ ہے ❊ یہ حق پرست کو حق سے ملانے والا ہے
یہ قدسیوں کا ہے اِک اجتماع والاشان ❊ جو دینِ سرورِ عالمؐ پہ ہوتے ہیں قربان
یہ اجتماعِ مقدّس ہے جاں سپاروں کا ❊ مسیح و مہدیٔ دوراں کے جاں نثاروں کا
یہی ہیں ملّتِ بیضا کے وہ نجوم و قمر ❊ کہ جن کے دَم سے شبِ تار ہوگئی ہے سحر
بفیضِ ساقیٔ کوثر یہاں ہے چشمہ رواں ❊ یہاں پیاس بجھاتے ہیں تشنگانِ جہاں
نزولِ رحمتِ باری یہاں ہے شام و سحر ❊ خدا کا ہاتھ ہوا کرتا ہے جماعت پر
انہی کے ہاتھوں مقدّر ہے غلبۂ اسلام
جنہیں نصیب ہے شبّیر ایک سچّا امام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

(محترم جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی۔ کراچی)

مئے توحید دی ہے بھر بھر کے ❊ واہ کیا کہنے تیرے ساغر کے
اے مسیحِ زماں جزاک اللہ ❊ اے کہ نائب رسولِ انور کے
قبرِ عیسیٰؑ پہ شمع روشن کی ❊ قصرِ دجّال منہدم کر کے
ریزہ ریزہ صلیب کر ڈالی ❊ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں اژدر کے
قتلِ دجّال، بابِ لُد پہ کیا ❊ ایک دو وار ہی میں خنجر کے
ہوئی کسرِ صلیب لنڈن میں ❊ پاپ کی ناؤ ڈوبی ہے بھر کے
قلعۂ شرک گر پڑا صد شکر ❊ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے
گھر کے بھیدی ہی ڈھا گئے لنکا ❊ اہلِ سائنس تھے یہ سب گھر کے
یوزآسف مسیحیوں کا خدا ❊ شام سے آیا جب سفر کر کے
علمِ تحقیق سے ہے یہ ثابت ❊ دفن کشمیر میں ہوا مر کے
کیوں نہ ہو ختم اب مسیحیت ❊ جب نوشتے ہیں یہ مقدر کے
احمدی مار لے گئے میداں ❊ یہ گدایاں درِ پیمبرؐ کے

دیکھ کر شانِ پرچمِ اسلام
اہلِ تثلیث کچھ ذرہ سہر کے

کینیا کے قاضی القضاۃ کا فتویٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح ناصریؑ فوت ہو چکے ہیں

مکرم مولانا محمد منوّر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا (مشرقی افریقہ) نے اطلاع بھجوائی ہے کہ :-

کینیا کے قاضی القضاۃ شیخ عبداللہ صالح فارسی سے ممباسہ کے ایک سُنّی مسلمان مسٹر اسمٰعیل عبداللہ نے دریافت کیا کہ کیا مسیح ناصریؑ فوت ہو چکے ہیں یا زندہ ہیں؟ اِس کا جواب شیخ عبداللہ صالح نے جو دیا وہ سواحیلی زبان کے سہ ماہی رسالہ صَوت الحق اکتوبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۶ میں شائع ہوا یہ رسالہ انجمن حمایتِ اسلام کے زیرِ انتظام شائع ہوتا ہے۔ قاضی القضاۃ نے سائل کے جواب میں کہا :-

"یہ یقین رکھنا زیادہ درست ہے کہ مسیح ناصریؑ فوت ہو چکے ہیں قرآن مجید کی سُورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۴۴ اور سُورۃ انبیاء کی آیت ۳۴ سے یہی ثابت ہوتا ہے اس کے علاوہ صحیح بخاری کی جلد ۳ صفحہ ۷۹ پر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنے بھی وفات کے ہی کئے گئے ہیں۔ مجمع بحار الانوار جلد ۱ کے صفحہ ۲۸۶ پر امام مالک سے بھی وفات کے ہی معنے مروی ہیں۔ امام محمد غزالی نے بھی اپنی کتاب نصارٰی فی القرآن کے صفحہ ۳۷ اور صفحہ ۴۴ پر اِسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ قرآن ان کے قتل ہونے اور صلیب پر مرنے کی تردید کرتا ہے۔"

نیروبی سے جاری ہونے والے رسالہ صَوت الحق کے ایڈیٹر شیخ محمد قاسم مزروعی ہیں جو کینیا میں قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز

رہ چکے ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ۱۹۳۵ء میں مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مولوی لال حسین اختر کے مابین سر علی مسلم کلب نیروبی میں وفات و حیاتِ مسیح پر مناظرہ ہوا۔ لال حسین اختر کو احمدیت کی مخالفت کے لئے اسی انجمن حمایتِ اسلام نیروبی نے بلوایا تھا۔ یہی صاحب اس وقت فریقِ مقابل کے ساتھ تھے۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ عقائد میں یہ انقلاب آیا کہ انہوں نے مسیح کی وفات کا فتویٰ دیا جو اسی انجمن کے رسالہ میں شائع ہو کر محفوظ ہو گیا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام پر اِس بناء پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ مسیح فوت ہو گیا ہے یہ علماء کے لئے ناقابلِ برداشت ہے (المنبر ۱۸ ستمبر ۱۹۶۴ء صـ۱۳) لیکن آج مسیح پاک کے صحتِ عقیدہ کی دُنیا قائل ہو رہی ہے۔ آپ نے آج سے ستر سال قبل فرمایا تھا:۔

"مسلمانوں کی خوش قسمتی اِسی میں ہے کہ مسیح مر جائے۔ اب زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے کہ خیال تبدیل ہوتے ہیں کچھ مان جائیں گے کچھ مریں گے .... پس مسیح کو مرنے دو کہ اسلام کی زندگی اِسی میں ہے"

(براہینِ احمدیہ حصّہ پنجم صـ۱۹۵)

آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سُن رہے ہیں کہ حضورؑ کی اسی صدا کی بازگشت کبھی انہار کے گنبدوں سے سُنائی دیتی ہے کہ اس کے ریکٹر استاذ شلتوت نے بھی اپنے فتویٰ میں اِسی خیال کا اظہار کیا اور کبھی دُنیا کے دوسرے ایوانوں سے۔ کہ آج مشرقی افریقہ سے یہی صدا سُنائی دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قضائے آسماں است ایں بر حالت شود پیدا

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب لمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰ ۔ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنابِ آفتاب احمد صاحب بسمل

قطعات

جس قدر بھی ہو سکے اے نیک خُو
خرچ کر اللہ کے رستے میں تُو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف ارشادِ خداوندی ہے یہ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

چاہتے ہو گر کہ پاؤ مُدّعا
کوششیں اپنی رکھو جاری سدا
ہے دُعا بھی اِک ضروری شے مگر
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس و انجینئرنگ
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۳۱۱۴۶۳

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرب باہ
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبّ الظفر — مکمل کورس — پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — مکمل کورس — تیس روپے
زدجامِ عشق — ایک ماہ کے لئے — تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ۔ ربوہ فون نمبر ۳۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرِ دین فاتح دین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عظیم منصوبہ
"صد سالہ احمدیہ جوبلی" سکیم میں انفرادی ذوق و شوق کے تحت عمل

میری نوائے شوق کو بخش وہ دوام تو تہ

نصرتِ الٰہی و فضلِ ایزدی کے شاملِ حال رہنے سے ترقی کے زینے خود بخود طے ہوتے چلے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نئی فخریہ پیشکش "نبی اور رسول" تصنیف بے بدل

از جناب استاذی المکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا

جس میں نبی کی تعریف۔ نبی کی صفات۔ نبی کی صداقت کا معیار۔ معجزات کی تفصیلی بحث کی گئی ہے ——— اور نئی باتیں اور نئے دلائل جو پہلے آپ نے نہ کبھی پڑھے اور نہ سُنے جن کا آپ کو شدت سے انتظار تھا۔ جن کے لئے آپ کی رُوحیں تشنہ تھیں ——— ان کو نئے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے ——— اور اس معرکۃ الآرا تصنیف کو پیش کرنے کا فخر مکتبۂ عرفان کو حاصل ہے ——— اور اسے پہلے سیٹ میں شامل کرنے کی سعی کی جا رہی ہے ——— اور اس کے لئے خدا کی مدد چاہتے ہیں۔

اِس کے علاوہ

مکمّل نماز مترجم:۔ جس میں نماز اور دوسری اسلامی عبادات سے متعلق ہر قسم کے مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ **مکمّل دُعائیں۔ کلامِ محمُودؓ۔ میری والدہ۔ اور لمعاتِ نُور**

مکتبۂ عرفان فخریہ اشاعت کے طور پر پیش کر رہا ہے۔

——— یہ کتابیں کیا ہیں ——— عالموں کے لئے خزینۂ عرفان ہیں تو مبتدیوں کے لئے کامیابی کے سُنہرے اصول ——— عورتوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں تو بچوں کے لئے راہِ ہدایت ——— اور لڑکیوں کے لئے جہیز کی بنیادی ضرورت ہے۔

المشتہر:۔ **مینیجر مکتبۂ عرفان** ——— گولبازار ربوہ (پاکستان)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پرٹیکل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر۔ سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے البطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱—۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah